﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤتِيهِ مَن يَّشَآء﴾ (آل عمران: ۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوداً﴾ (بنی اسرائیل: ۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۷ جمعۃ المبارک ۲۲؍ستمبر ۲۰۰۰ء شمارہ ۳۸

۲۳؍جمادی الثانی ۱۴۲۱ہجری ☆ ۲۲؍تبوک ۱۳۷۹ہجری شمسی

سچا عشق

جنگ احد میں ایک صحابیہؓ کے خاوند، بھائی اور والد شہید ہو گئے۔ اسے باری باری ان کی شہادت کی خبر دی گئی مگر وہ یہی پوچھتی رہی کہ خدا کے رسول کا کیا حال ہے اور جب رسول اللہؐ کے چہرہ مبارک پر نظر پڑی تو کہنے لگی اگر آپ خیریت سے ہیں تو پھر ہر مصیبت ہیچ اور بے حقیقت ہے۔

(سیرت ابن ہشام جلد ۳ دارالتوفیقه للطباعه بالازهر)

صحابہ حضرت مسیح موعودؑ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی، حضرت چوہدری فتح محمد صاحب بھینی بانگر، حضرت صوفی نبی بخش صاحب لاہوری، حضرت مفتی فضل الرحمن صاحب، حضرت گلاب خان صاحب، حضرت میاں فیروز الدین صاحب سیالکوٹی، حضرت شیخ صاحب دین صاحب، حضرت میاں گوہر دین صاحب، حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی رضوان اللہ علیہم کی روایات کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کا دلنشیں تذکرہ

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز کے دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز اور روح پرور اختتامی خطاب)

(اسلام آباد۔ (ٹلفورڈ) ۳۰؍جولائی ۲۰۰۰ء): آج ساڑھے چار بجے شام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تیسرے روز کے دوسرے اجلاس میں خطاب کے لئے تشریف لائے۔ حضور ایدہ اللہ کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد مکرم راؤان ناصر صاحب آف انڈونیشیا نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے تلاوت کے اس حصہ کا ترجمہ پڑھا۔ اس کے بعد مکرم داؤد احمد صاحب ناصر نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ نے جلسہ کے موقع پر موصول ہونے والے بعض معززین کے پیغامات پڑھ کر سنائے اور گنی بساؤ کے نمائندہ نے بھی حاضرین سے مختصر خطاب کیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز افتتاحی خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الصف کی حسب ذیل آیت کریمہ کی تلاوت کی:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا كُونُوْا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ. قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ. فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ. فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ﴾۔ (سورۃ الصف آیت ۱۵) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کے انصار بن جاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا (کہ) کون ہیں جو اللہ کی طرف راہ نمائی کرنے میں میرے انصار ہوں؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے انصار ہیں۔ پس بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے انکار کر دیا۔ پس ہم نے اُن لوگوں کی جو ایمان لائے اُن کے دشمنوں کے خلاف مدد کی تو وہ غالب آ گئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج کی میری تقریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت پر تقاریر کا سلسلہ ہے۔ اس تقریر کو روایات صحابہ کے رجسٹر سے تیار کیا

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں کثرت سے ایسے گواہ موجود ہیں جنہوں نے اس عاجز کی دعاؤں کو کثرت سے قبول ہوتے دیکھا ہے

بیعتوں کا جو میں نے ذکر کیا تھا وہ لازماً ہوئی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں اور آئندہ بھی انشاء اللہ ہوں گی

راولپنڈی کے ایک صاحب کے مفسدانہ خط پر مختصر تبصرہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیت دعا کے لاتعداد واقعات میں سے چند واقعات کا خود حضور علیہ السلام ہی کے مبارک الفاظ میں نہایت ایمان افروز تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۸؍ستمبر ۲۰۰۰ء)

لندن (۸؍ستمبر ۲۰۰۰ء): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ المومن کی آیت نمبر ۶۶ ﴿هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ......الخ﴾ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ کرنے کے بعد فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ حضور نے فرمایا اب آپ کے الفاظ میں ہی آپ کی جو دعائیں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی ہیں ان میں سے چند پیش کروں گا کیونکہ آپ کی قبولیت کے واقعات تو بے انتہا ہیں۔

اس مضمون کو شروع کرنے سے قبل حضور ایدہ اللہ نے راولپنڈی پاکستان سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے بہت مفسدانہ خط کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس نے لکھا ہے کہ ایک زمانہ تھا جب آپ زبانی خطبے دیا کرتے تھے اور ان میں جلال و جمال ہوتا تھا اور اب آپ زبانی کچھ نہیں کہہ سکتے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر آپ کو جمال مطلوب ہے تو میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے جمال سے آپ کے سارے اندھیرے دور فرما دے اور دل کو روشن کر دے۔ اور اگر آپ جلال چاہتے ہیں تو میری التجا یہ ہے کہ آپ بھی مجھ پر لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الكَاذِبِين کہیں اور میں بھی آپ پر لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الكَاذِبِين کہتا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے عالمی بیعت میں شامل ہونے والوں کی تعداد سے متعلق اس صاحب کے مفسدانہ خط میں مذکور شبہات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بیعت کرنے والوں کی تعداد حقیقت پر مبنی ہے اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ اس معترض کو یہ خیال نہیں آیا کہ میں جو خدا کے فضل سے کثرت سے سوال و جواب کی مجالس کرتا ہوں، کوئی کاغذ میرے ہاتھ میں نہیں ہوتا۔ کیا اس نے دیکھا نہیں کہ میں لوگوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مخاطب ہوتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ بیعتوں کا جو میں نے ذکر کیا تھا وہ لازماً ہوئی ہیں اس میں کوئی شک نہیں اور آئندہ بھی انشاء اللہ

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:خطاب جلسہ سالانہ از صفحہ اول

گیا ہے اور ابھی بہت سی روایات باقی ہیں جو آئندہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ کتنے سال چلیں گی۔ اس انداز سیرت بیانی میں یہ ایک خاص فرق ہے کہ صحابہ کے اپنے الفاظ میں جس طرح آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا جو وہاں ایمان افروز نظارے دیکھے، جو نشانات اترتے دیکھے خود اپنے سادہ الفاظ میں بیان کیا ہے۔ ایک مؤرخ کی زبان اور ہوتی ہے اور راوی کی زبان اور ہوتی ہے۔ پس اس پہلو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کا بیان آپ کے صحابہ کے ہی بیان میں پیش کرنے کی سعادت مل رہی ہے۔ بعض صحابہ کا پہلے بھی ذکر آچکا ہے مگر رجسٹر روایات میں بار بار ان کی مختلف روایات ہیں اس لئے اسی ترتیب سے میں ان کو بیان کرتا چلا جاؤں گا۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کپور تھلوی

حضور ایدہ اللہ نے سب سے پہلے حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کپور تھلوی کا ذکر فرمایا:

آپ کی پیدائش ۱۸۶۲ء میں میرٹھ میں ہوئی۔ آپ کے والد کا نام مشتاق احمد تھا۔ ۱۷ سال کی عمر میں آپ کپور تھلہ اپنے چچا کے ہاں منتقل ہو گئے جن کی اپنی کوئی اولاد نہ تھی۔ براہین احمدیہ کو پڑھ کر متاثر ہوئے۔ ۱۸۸۴ء میں بیعت کے لئے عرض کیا لیکن حضرت اقدسؑ نے اذن الٰہی کے بغیر ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور پھر ۱۸۸۹ء میں جب اذن الٰہی ہوا تو آپ بھی لدھیانہ میں بیعت کرنے والوں میں شامل ہو گئے۔

آپ جب بھی قادیان جاتے تو زود نویس ہونے کی وجہ سے حضرت اقدسؑ کی ڈاک وغیرہ لکھنے کی سعادت پاتے۔ "جنگ مقدس" ساری کی ساری لکھنے کی سعادت بھی آپ ہی کو حاصل ہوئی۔ حضرت اقدس بولتے جاتے اور آپ لکھتے جاتے۔ اس زود نویسی کی بدولت آپ کو جو قرب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے حاصل ہوا اس کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی آپ سے بڑے رشک کے انداز میں کیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کے متعلق "دقیق الفہم" کے الفاظ کہے یعنی بہت باریک بین نگاہ ہے۔

آپ حضرت اقدس کے خطوط کے جوابات لکھا کرتے تھے۔ ایک خط پر لکھنے والے نے لکھا ہوا تھا کہ یہ خط صرف حضرت اقدسؑ ہی کھولیں۔ آپ یہ دیکھ کر وہ خط بند حالت میں حضرت اقدسؑ کے پاس لے گئے تو حضور نے خط آپ کو دیتے ہوئے کھولنے کا ارشاد فرمایا اور کہا کہ "ہم اور آپ کوئی دو ہیں"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج کل بھی ہمیشہ ڈاک میں ایسے خطوط ملتے رہتے ہیں تو یاد رکھیں ضروری نہیں کہ اپنے ہاتھ سے ہی کھولا جائے۔ کوئی معتمد اگر کھول دے تو اس پہ کوئی فرق نہیں کرنا چاہئے۔ بعض خطوط میں راز دار باتیں لکھی ہوتی ہیں۔ وہ اوپر لکھ دیتے ہیں تو ان کو پھر میں بہر حال خود ہی پہلے پڑھتا ہوں۔

کسی تقریب میں بوجہ عدم اطلاع شامل نہ ہو سکنے کا شکوے کے رنگ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں خط لکھا تو حضور نے فرمایا کہ "آپ کے شامل نہ ہو سکنے کا مجھے بڑا قلق ہے لیکن آپ خیال نہ کریں کیونکہ کپور تھلہ کی جماعت دنیا میں میرے ساتھ رہی ہے اور آخرت میں بھی میرے ساتھ ہوگی"۔ ۱۸۹۲ء کے جلسہ میں اشاعت کے لئے جس مطبع کے قائم کرنے کی تجویز ہوئی اس میں چندہ دینے والوں میں آپ بھی شامل تھے۔ ۳۱۳ صحابہ کی فہرست میں آپ کا ذکر نویں نمبر پر ہے۔ آپ کو ابتداء میں شاعری سے بھی دلچسپی تھی اور دو چار نظمیں بھی کہیں لیکن حضور انورؑ کی خدمت میں حاضر ہونے کے بعد نظمیں کہنا ترک کر دیا۔

حضرت منشی صاحب بیان کرتے ہیں کہ: "ایک دفعہ ہم مسجد مبارک کے ملحقہ کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت اقدس علیہ السلام اندر سے تشریف لائے اور حضور چشم پُر آب تھے۔ حضور کی یہ حالت بہت کم دیکھنے میں آئی ہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کیا کہ حضور کیا بات ہے؟ حضرت اقدس نے فرمایا کہ آج مجھے حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان اشعار نے بہت رلایا ہے۔

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِىْ فَعَمِىَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ اُحَاذِرُ

یعنی تو ہی میر آنکھ کی پتلی تھا اور آج میری آنکھ کی پتلی اندھی ہو گئی ہے۔ اب تیرے بعد جو بھی مرتا پھرے مجھے تو صرف تیری موت ہی کا خوف تھا۔ فرمایا "کاش یہ رباعی میری ہوتی اور میری تحریریں اس کی ہو تیں"۔ (روایت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ رجسٹر روایات نمبر ۲ صفحہ ۱)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریروں کا اندازہ کریں کہ کس کثرت سے ہیں اور کتنی روشنی پھیلانے والی ہیں مگر اس ایک شعر کے بدلے آپ نے حسرت کی کاش یہ ساری حسانؓ کے نام لکھی جاتیں اور اس کا یہ شعر میرے نام لکھا جاتا۔ آپ مزید بیان کرتے ہیں: "بہت دفعہ ایسا ہوتا کہ جب ہم قادیان سے رخصت ہونے لگتے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام دودھ وغیرہ لے آتے اور فرماتے پی لو، راستہ میں بھوک نہ لگ جائے۔ اور بسا اوقات آپ رخصت کرنے کے لئے نہر تک ساتھ آتے"۔ (روایت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ رجسٹر روایات نمبر ۲ صفحہ ۱۰)

ایک اور روایت میں آپؓ بیان کرتے ہیں: میں، منشی اروڑا صاحب مرحوم اور محمد خان صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ روزے کی افطاری کا وقت ہو گیا۔ آپؑ اندر جا کر شربت کا گلاس لائے۔ میں نے کہا کہ حضور ایک گلاس سے منشی صاحب کا کیا بنے گا۔ کل افطاری کے وقت یہ نو گلاس پی گئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہنس پڑے اور اندر جا کر ایک لوٹا شربت کا بھر کر لائے اور منشی اروڑا صاحب کو پیش کر دیا"۔

(روایت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ رجسٹر روایات نمبر ۲ صفحہ ۹،۸)

حضرت منشی صاحبؓ مزید بیان کرتے ہیں کہ: "ایک شخص علی گوہر نامی پہلے کپور تھلہ میں ملازم تھے۔ ان کی اڑھائی روپے پنشن مقرر ہوئی۔ اس کے بعد وہ جالندھر چلے گئے۔ اخلاص کی وجہ سے ان کی ہمیشہ خواہش تھی کہ قادیان جا کر حضرت اقدس کی زیارت کریں لیکن تہی دستی مانع تھی۔ میں نے قادیان جانا تھا۔ میں ان کو بھی ساتھ قادیان حضرت اقدس علیہ السلام کی زیارت کے لئے لے گیا۔ حضور علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہو کر جب ہم واپس ہونے لگے تو حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا "منشی گوہر علی صاحب آپ ذرا ٹھہریں"۔ میں باہر آکر کھڑا ہو گیا۔ حضرت اقدس نے بارہ روپے لا کر ان کو دئے لیکن انہوں نے معذرت کی اور کہا کہ یہ تو میرا فرض ہے کہ حضور کی خدمت کروں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے مجھے آواز دی اور فرمایا کہ "منشی صاحب یہ آپ کے دوست ہیں آپ ان کو سمجھا دیں"۔ خیر میں نے ان کو سمجھایا کہ یہ حضورؑ کی طرف سے عطیہ ہے اور اس میں بہت برکت ہے آپ اسے لے لیں۔ چنانچہ انہوں نے روتے ہوئے لے لئے۔ جب واپس جالندھر آئے تو آتے ہی اسی قدر رقم پر جو حضرت اقدس علیہ السلام نے ان کو دی تھی یعنی بارہ روپے (ماہوار پر) برانچ پوسٹ آفس میں ملازم ہو گئے۔

(روایت منشی ظفر احمد صاجب کپورتھلویؓ رجسٹر روایات نمبر ۲ صفحہ ۲۲۷،۲۲۹)

آپ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ: ایک دفعہ مَیں دس گیارہ بجے کے قریب حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضور کی انگلیوں کے درمیان پھنسیاں نکلی ہوئی ہیں اور خارش سے سخت تکلیف تھی۔ اسی دن عصر کے بعد مجھے حاضر ہونے کا موقعہ ملا تو دیکھا کہ حضور چشم پر آب ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور آج خلاف معمول چشم پر آب کیوں ہیں؟ فرمایا انگلیوں کی تکلیف کی وجہ سے میرے دل میں خیال آیا کہ خدا تعالیٰ نے کام تو اتنا بڑا میرے سپرد کیا ہوا ہے اور میری صحت کا یہ حال ہے۔ اس خیال کا آنا ہی تھا کہ مجھے ایک پر ہیبت الہام ہوا کہ "تیری صحت کا ہم نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے؟"۔ اس الہام کے ساتھ میرے جسم کا ذرّہ ذرّہ کانپ اٹھا اور مَیں اسی وقت سجدے میں گر گیا اور بہت دعا وزاری کی۔ جب سر اٹھایا تو خارش وغیرہ کا نام نہ تھا اور مجھے ہاتھ دکھائے جن پر کسی پھنسی کا نشان تک نہ تھا۔

(روایت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ رجسٹر روایات نمبر ۲ صفحہ ۲)

ایک روایت میں آپ بیان کرتے ہیں: "ایک دفعہ ہم بٹالہ سے قادیان جا رہے تھے کہ نہر پر ایک سکھ ملا جو قادیان سے آرہا تھا۔ اس نے کہا کہ آج عجیب بات دیکھی ہے۔ پوچھنے پر بتایا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب تالاب کے پاس لڑکوں سے کھیل رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کو جاتے ہوئے قریب سے گزرے۔ آپؑ نے آواز دی "محمود" صاحبزادہ صاحب بھاگتے ہوئے آئے۔ جب قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا "اچھا محمود اگر تم وہی ہو جس کی خبر خدا نے مجھے دی ہے تو جاؤ کھیلو خدا تمہیں خود پڑھائے گا"۔ (روایت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ رجسٹر روایات نمبر ۲ صفحہ۸)

آپ مزید بیان کرتے ہیں کہ "ایک دفعہ مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم نے سوال کیا کہ حضور نشان نمائی کے لئے کوئی میعاد مقرر فرما دیتے ہیں۔ کبھی سال کبھی چھ مہینے کی۔ کیا یہ آپ الہام الٰہی کے ماتحت کرتے ہیں یا اس کی آپ کو اجازت ہے کہ جس قدر چاہیں میعاد مقرر فرما دیں۔ فرمایا "نہیں۔ ہاں مجھے خدا تعالیٰ پر ایسا یقین اور کامل بھروسہ ہے کہ میں بذریعہ دعا خدا تعالیٰ سے وہ نشان میعاد کے اندر ظاہر کروا لیتا ہوں"۔

(روایت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ رجسٹر روایات نمبر ۲ صفحہ ۱۱)

حضرت منشی صاحب کی ایک اور روایت ہے۔ "ایک مولوی نے حضرت مسیح موعودؑ سے بحث کی۔ حضور نے اپنی صداقت کے دلائل پیش کئے۔ آخر وہ چپ ہو گیا۔ حضور نے فرمایا "آپ سمجھ گئے ہیں"۔ اس نے کہا کہ ہاں خوب سمجھ گیا ہوں کہ آپ دجال ہیں (نعوذ باللہ) کیونکہ دجال کا کام ہے کہ وہ دوسروں کو خاموش کر دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسکرائے۔ وہ بڑا حیران ہوا اور اس نے بٹالہ جا کر حضور کے متعلق ایک اشتہار شائع کیا اور لکھا کہ یہ شخص بڑا مخیّر ہے۔ میں نے اس کے منہ پر اس کو دجال کہا لیکن اس کی پیشانی پر ذرا بل نہ آیا۔ پھر میں نے آتے ہوئے اس کو کہا کہ میرے پاس خرچ نہیں ہے تو اس نے پچیس روپے نکال کر دے دئے"۔ (روایت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ رجسٹر روایات نمبر ۲ صفحہ ۱)

حضرت چوہدری فتح محمد صاحبؓ بھینی بانگر متصل قادیان

آپ ابتدائی بیعت کرنے والے صحابہ میں شامل تھے۔ قادیان جا کر نماز جمعہ ادا کیا کرتے تھے۔ آپ بیان فرماتے ہیں کہ: "ایک میرے بھائی نواب دین کو خواب آیا کہ حضور نے میرے سے آٹھ آنے کے پیسے مانگے ہیں۔ پھر میں اور نواب دین دونوں پیسے دینے گئے اور خواب سنائی تو حضور نے فرمایا کہ اس خواب کے نتیجہ میں تم علم پڑھو گے۔ سو جب مولوی سکندر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے گاؤں میں آگئے تو ان سے میں نے اور نواب دینؓ نے بلکہ اور بھی بہت لوگوں نے قرآن مجید پڑھا اور کچھ اردو کتابیں بھی پڑھیں جو حضور کا فرمانا پورا ہو گیا۔ اور ہمارے گاؤں میں ایک پیپل کا درخت تھا جو ہم نے مرزا نظام الدین صاحبؓ کے پاس فروخت کیا تھا اور اس وقت ہمارے گاؤں میں بیماری طاعون تھی اور ہم نے وہ روپے جو پیپل کی قیمت کے تھے وہ سیر پر آتے وقت حضرت صاحب کے آگے نذر کر دئے اور حضور راستے سے ہٹ کر ہمارے گاؤں میں مسجد کے پاس آکر دعا کرنے لگ گئے اور بیماری دور ہو گئی"۔

(روایت فتح محمد صاحبؓ آف بھینی بانگر قادیان رجسٹر روایات نمبر' صفحہ ۵۶،۵۷)

حضرت صوفی نبی بخش صاحب لاہوری۔ سکنہ راولپنڈی

آپ کا سن ولادت اندازاً ۱۸۶۳ء ہے۔ بیعت کی توفیق ۲۷ر دسمبر ۱۸۹۱ء کو ملی۔ ۲۱ر رمضان المبارک ۱۹۴۴ء کو وفات پائی۔ پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور چھ بیٹے چھوڑے۔

روایات:

خاکسار کو اکتوبر ۱۸۸۶ء میں پہلے پہل قادیان آنے کا اتفاق ہوا۔ وجہ اس کی یہ ہوئی کہ حضور مسیح موعودؑ نے ایک اشتہار بدیں مضمون شائع کیا کہ ایک لڑکا انہیں عطا کیا جاوے گا جو بہت سے قوموں کی برکت کا باعث ہوگا۔ حضورؑ کے خلاف لیکھرام پشاوری نے بھی ایک اشتہار شائع کیا۔ اس امر کی تحقیقات کے ضمن میں مجھے بھی قادیان آنا نصیب ہوا۔

میں پہلی بار اس جلسہ میں شریک ہوا جو جماعت کا پہلا جلسہ تھا اور قریباً ۸۰ یا کچھ کم احباب اس میں شامل تھے۔ حضور کا منشاء یہ تھا کہ آپ کو منہاج نبوت پر آزمایا جاوے کہ از روئے قرآن مومن کون ہے اور کافر کون۔

خاکسار کو بھی اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے مدعو کیا گیا۔ میں اس زمانے میں انجمن حمایت اسلام کا مہتمم کتب خانہ تھا اور آنریری طور پر اپنی ملازمت کے اوقات کے علاوہ دینی خدمت سمجھ کر سرانجام دیتا۔ جب میں قادیان پہنچا تو میرے ساتھ انجمن حمایت اسلام کے بہت سے کارکن جن میں سے حاجی شمس الدین صاحب سیکرٹری اور معزز احباب بھی شامل تھے۔ اس جلسہ میں آسمانی فیصلہ پڑھ کر سنایا گیا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے یہ رسالہ آسمانی فیصلہ مولوی عبدالکریم صاحبؓ مرحوم نے پڑھ کر سنایا۔

یہ جلسہ بڑی مسجد میں جو آج کل مسجد اقصیٰ کے نام سے مشہور ہے منعقد ہوا۔ سب سے اخیر حضور مسیح موعودؑ تشریف لائے۔ جس وقت حضور مسجد میں تشریف لائے اور میری نظر حضور کے چہرہ مبارک پر پڑی تو مَیں نے حضور کو پہچان لیا اور فوراً بجلی کی طرح میرے دل میں ایک لہر پیدا ہوئی کہ یہ وہ مبارک وجود ہے جس کو مَیں نے ایام طالبعلمی یعنی ۱۸۸۲ء کو خواب میں دیکھا تھا۔ حضرت صاحب نے اس دن وہ لباس پہنا ہوا تھا جس لباس میں وہ مجھے خواب میں ملے تھے۔ جب یہ جلسہ ختم ہوا تو حضور مسجد اقصیٰ کے دروازے کے قریب کھڑے ہوگئے اور ہر ایک ان سے مصافحہ کرتا اور رخصت ہوتا۔ سب سے اخیر پر میں نے مصافحہ کیا کیونکہ میرے دل میں کچھ خاص بات عرض کرنی مقصود تھی۔ میں نے عرض کیا کہ مین نے پہلے ایک ہاتھ پر بیعت کی ہوئی ہے۔ میرے لئے کیا حکم ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر وہ شخص نیک ہے تو آپ کی بیعت نورٌ علیٰ نور ہوگی اور اگر وہ نیک نہیں ہے تو اس کی بیعت فسخ ہو جائے گی اور ہماری بیعت رہ جائے گی۔ مَیں نے عرض کیا کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ حضور نے فرمایا ہم خود تمہیں بلالیں گے۔ اس کے تھوڑی دیر بعد حضور کا خادم حامد علی مجھے بلا کر لے گیا اور میں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ (رجسٹر روایات نمبر ۵ صفحہ ۴۱ تا ۴۲)

حضرت مفتی فضل الرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابن مفتی شیخ محمد عبداللہ صاحب سکنہ بھیرہ

آپ ۱۸۷۶ء میں پیدا ہوئے اور ۱۸۹۱ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ ’’ضمیمہ انجام آتھم‘‘ میں ۲۴۵ ویں نمبر پر آپ کا نام مع اہلیہ درج ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپؓ کے پھوپھا تھے اور آپ ان کے شاگرد اور داماد بھی تھے۔ آپؓ کی ایک صاحبزادی ہاجرہ بیگم صاحبہ کی شادی چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ سے ہوئی۔ آپ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ’’سَیُھْدیٰ‘‘ کا الہام ہوا۔ آپ کا وصال قادیان میں ۱۹۴۲ء میں ہوا اور وہیں دفن ہیں۔

روایات: مَیں پہلے پہل ۱۸۸۸ء میں قادیان میں حاضر ہوا تھا اور ایک ہفتہ حضور کے اصرار پر یہاں ٹھہرا تھا۔ ۱۸۹۰ء میں ہجرت کر کے قادیان میں آیا۔ بیعت ۱۸۹۱ء کے آخر میں کی۔ مَیں بیعت کر کے واپس بھیرہ چلا گیا کیونکہ مَیں اس وقت ملازم تھا۔ ۱۸۹۰ء میں مجھے بھیرہ میں میعادی بخار ہوا۔ میری بیوی قادیان میں تھی۔ اس نے لکھا کہ یہاں آجاؤ۔ مَیں نے رخصت کی درخواست ایک مہینے کی کی۔ جب میں یہاں آیا تو حضور نے میرا علاج شروع کیا۔ ایک مہینہ میں مَیں کافی تندرست ہو گیا۔

بعد میں میری بیوی نے سنایا کہ آپ بھیرہ میں تھے۔ میں نے خواب میں دیکھا۔ میرا دوپٹہ اڑ گیا ہے اور میں سر سے ننگی ہوں۔ مولوی صاحب قبلہ نے دیکھا اور پوچھا کہ تمہارا دوپٹہ کہاں ہے تو میں نے کہا آندھی میں اڑ گیا ہے۔ مَیں نے یہ خواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جا کر بیان کی۔ انہوں نے فرمایا کہ ان کو فوراً یہاں بلالو۔ اس لئے میں نے خط لکھ دیا ورنہ آپ کی علالت کا مجھے کوئی علم نہ تھا۔ جب آپ یہاں آئے تو حضور (نے) خود بخود سن کر تشریف لا کر علاج شروع کیا۔ جب آپ کو کچھ آرام ہوا تو پھر خواب دیکھی کہ دوپٹہ میرے سر پر ہے اور مولوی صاحب پوچھتے ہیں کہ تم نے تو کہا تھا کہ دوپٹہ اڑ گیا ہے یہ کہاں سے آیا؟ تو میں نے کہا کہ آندھی میں اڑ گیا تھا مگر حضرت صاحب کے گھر سے مل گیا۔

انہی ایام میں مجھے تپ محرقہ بخار ہوا۔ حضرت قبلہ مولوی صاحب میرے معالج تھے۔ ایک دن میری حالت خراب تھی، مجھے سرسام تھا۔ رات کو عشاء کے بعد مولوی صاحب بمعہ مولوی قطب الدین صاحب مجھے دیکھنے آئے۔ جب مجھے دیکھ کر باہر نکلے تو میری ساس پیچھے پیچھے دروازہ تک گئیں تو مولوی صاحب نے مولوی قطب الدین صاحب کو فرمایا کہ آج کی رات ناممکن ہے کہ بچے۔ میری ساس سن کر بہت پریشان ہوئی اور فوراً حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ آج فضل الرحمٰن کی حالت بہت خراب ہے، آپ دعا کریں۔ حضور نے فرمایا کہ میں ایک ضروری مضمون لکھ رہا ہوں آپ میری طرف سے مولوی صاحب کو تاکید کر دیں کہ بہت توجہ سے علاج کریں۔ انہوں نے عرض کی کہ مولوی صاحب تو اس کو دیکھ کر کہہ گئے ہیں کہ آج کی رات اس کا بچنا بہت مشکل ہے۔ وہ کہتی تھیں کہ حضور نے سب کاغذ رکھ دئے اور فرمایا میں نے تو ابھی اس سے بہت کام لینے ہیں۔ تم جاؤ میں دعا کرتا ہوں اور سر اس وقت سجدے سے اٹھاؤں گا جب وہ اچھا ہو جائے گا۔ چنانچہ میں واپس آ گئی۔ ان کا بیان ہے کہ رات دو بجے ان کو خون کا ایک دست آیا۔ پھر چار بجے اس کے بعد مفتی صاحب نے آنکھ کھول دی۔ صبح کی نماز کے بعد ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب سابق مہر سنگھ نے آکر آواز دی کہ مفتی صاحب کا کیا حال ہے، حضرت صاحب نے دریافت فرمایا ہے۔ تو انہوں نے وہ اسہال کا واقعہ سنا دیا اور کہا کہ اس وقت ہوش نہیں ہے۔ دوسرے دن دوپہر کے وقت حضور خود تشریف لائے اور مجھ کو دیکھا۔ فرمایا بخار ٹوٹ گیا ہے مگر کمزوری بہت ہے۔ لڑکی کو میرے پاس ہر روز بھیج دیا کرو میں تریاق الٰہی بھیجوں گا۔ وہ کھایا کرو۔ میری لڑکی امۃ الرحمٰن ہر روز صبح کو جاتی اور تریاق الٰہی لے آتی۔

(رجسٹر روایات نمبر ۸ صفحہ ۱۲۱ تا ۱۲۶)

حضرت گلاب خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پنشنر سیالکوٹ

۱۸۹۲ء میں بذریعہ مولوی عبدالکریم صاحبؓ بیعت کی۔ آپ فرماتے ہیں: ’’۹۵-۱۸۹۴ء ہوگا یا کم و بیش، مہینہ اپریل کا تھا اور جمعہ کا دن تھا۔ لوگ جمعہ پڑھنے کے لئے مسجد اقصیٰ میں جمع تھے۔ حضرت اقدسؑ اور حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ بھی وہاں موجود تھے۔ لوگ قریباً دوسو تھے۔ مجھے نماز میں سخت بخار ہو گیا جس سے مجھے بہت تکلیف محسوس ہوتی تھی۔ مولوی عبدالکریم صاحبؓ کو چونکہ مجھ سے بہت محبت تھی تو ان سے رہا نہ گیا۔ حضرت اقدسؑ کے قریب آکر عرض کی گلاب خان (یعنی احقر) کو بخار ہو گیا ہے جس سے بہت تکلیف ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا تھوڑا ٹھہرو۔ تھوڑی دیر گزرنے کے بعد پھر عرض کی۔ پھر حضور نے فرمایا جلسہ برخاست ہونے دو۔ تھوڑی دیر میں جلسہ برخاست ہو گیا اور حضرت اقدس اٹھ کر تشریف لے گئے۔ اور مَیں وہاں مسجد میں رہا۔ جلدی سے مجھے حضور نے دوائی لا کر دی یا بھیج دی۔ یہ مجھے یاد نہیں۔ دوائی کے استعمال کے تھوڑی دیر کے بعد میرا بخار بالکل اتر گیا کہ گویا مجھے کبھی بخار ہوا ہی نہیں تھا۔ یہ صریح مَیں نے اور دیگر لوگوں نے اسی وقت آن کی آن میں دیکھا‘‘۔

(روایت گلاب خان صاحبؓ سیالکوٹ۔ رجسٹر روایات نمبر ۱ صفحہ ۱۳۴)

گلاب خان صاحب مزید بیان کرتے ہیں کہ: ’’ایک اور بات جو مَیں نے اپنے ایک دوست سے سنی جس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت اقدس کس قدر رحیم و کریم تھے اور اپنے معمولی مرید کی اس قدر عزت افزائی فرماتے تھے۔ واقع یوں ہے کہ مسمّی مستری حسن دین صاحب مرحوم ساکن میانہ پورہ سیالکوٹ جو بہت ہی نیک آدمی تھے اور جھوٹ بالکل نہیں بولا کرتے تھے مجھے کہنے لگے کہ مَیں ابھی قادیان سے آیا ہوں وہاں کنواں مکان کے اندر بنانا تھا۔ گرمی کا موسم تھا۔ بسبب موسم گرما ہونے کے اور زمین کے ذرا نیچے ہونے کے مجھے بہت سخت پسینہ آگیا۔ اتنے میں حضرت اقدس علیہ السلام تشریف لائے۔ فرمانے لگے حسن دین تم کام کرو میں تم کو پنکھا کرتا ہوں کیونکہ تم کو بہت گرمی لگ رہی ہے۔ کوئی شخص ایسا بھی دنیا میں ہے جو بادشاہ بھی ہو اور ایک معمولی آدمی کو کہے کہ میں تمہیں پنکھا کرتا ہوں کیونکہ تمہیں گرمی لگ رہی ہے۔ اللہ اللہ کیسا ہی رحیم و کریم انسان تھا۔ اللہ تعالیٰ اس تعلیم پر چلنے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(روایت گلاب خان صاحبؓ سیالکوٹ رجسٹر روایات نمبر ۱ صفحہ ۱۳۵، ۱۳۶)

حضرت میاں فیروزالدین صاحبؓ سیالکوٹی

ولد میاں گلاب الدین صاحب

تاریخ پیدائش ۱۸۷۷ء۔ تاریخ بیعت ۱۸۹۲ء۔

آپ کے خاندان میں سب سے پہلے آپ کے دادا حضرت میاں نظام الدین صاحبؓ نے احمدیت قبول کی۔ آپ جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے ان خوش نصیب صحابہ میں سے تھے جنہیں ۱۹۰۳ء کے سفر جہلم اور اکتوبر ۱۹۰۴ء کے سفر سیالکوٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معیت کا شرف حاصل ہوا۔

آپ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بابو فضل دین صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ لاہور ہائی کورٹ کے والد ماجد اور بابو قاسم دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے بھائی تھے۔ گویا آپ کے دادا، والد اور بیٹا سب صحابہؓ میں شامل تھے۔

حضرت میاں فیروزالدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب حضور علیہ السلام نے مسیحیت کا دعویٰ کیا تو میرے دادا صاحبؓ نے کچھ عرصہ بعد بیعت کرلی اور سارے خاندان کو کہا کہ ’’میں ان کا اس زمانہ سے واقف ہوں جب کہ حضور علیہ السلام یہاں یعنی سیالکوٹ میں ملازم تھے۔ اس لئے آپ لوگ میرے سامنے بیعت کرلیں۔ یہ منہ جھوٹوں کا نہیں ہو سکتا‘‘۔ چنانچہ ۱۸۹۲ء میں ہمارے سارے خاندان نے بیعت کرلی۔

روایات میں ایک چھوٹی سی روایت درج ہے کہ:

☆……’’ہم حضور کے پاس ہی بیٹھے تھے کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ نے عرض کیا کہ حضور میرا خون بدن میں سے ٹپک رہا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ یہ کابل میں آبپاشی کا کام کرے گا‘‘۔

(روایات صحابہ رجسٹر نمبر دس۔ صفحہ ۱۲۲ تا ۱۲۷)

☆……’’ایک دفعہ میر ناصر نواب صاحبؓ فرمانے لگے۔ حضور یہ جو نانبائی ہے یہ روٹیاں چرا لیتا

ہے۔ حضور خاموش رہے۔ دوسرے دن پھر عرض کیا۔ حضور خاموش رہے۔ تیسرے دن پھر عرض کیا۔ فرمایا میر صاحب یہ تو ایک روٹی کے لئے دو دفعہ دوزخ میں جاتا ہے۔ ایک دفعہ نکالنے کے لئے اور ایک دفعہ لگانے کے لئے۔ اس سے بڑھ کر میں اس کو کیا سزا دوں۔ اگر کوئی اس سے اچھا آپ کو ملتا ہو تو لے آؤ"۔

(روایات صحابہ رجسٹر نمبر ۱۰۔ صفحہ ۱۲۷)

حضرت شیخ صاحب دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ گوجرانوالہ

ولدیت شیخ محمد بخش صاحب۔ بیعت ۱۸۹۲ء۔ تاریخ پیدائش اگست ۱۸۷۴ء۔ تاریخ وفات یکم مئی ۱۹۶۴ء بروز جمعہ۔

آپ Legal Remembrence Office میں ٹائپسٹ تھے۔ حضور نے انگریزی میں جو کچھ حتی کہ میموریل بھی ٹائپ کرانے ہوتے تھے تو وہ ان کے بھائی قریشی محمد حسین اور غلام محمد صاحب کے ہاتھ ان کو بھیج دیتے اور یہ ٹائپ کر کے قادیان بھیج دیتے تھے۔ یہ فخر سے کہا کرتے تھے:

"یہ فخر خدا کے فضل سے مجھے حاصل ہے کہ میں خدا کے نبی حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود مہدی آخر الزماں کا ٹائپسٹ ہوں"۔

ایک مرتبہ لاہور میں خواجہ کمال الدین صاحبؓ کے مکان کے مردانہ حصہ میں حضور کے پاس بیٹھ کر برکت حاصل کرنے کا شرف بھی انہیں حاصل ہوا۔

آپؓ بیان کرتے ہیں: "غالباً ۱۹۰۴ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جماعت احمدیہ لاہور کو اطلاع ملی کہ حضورؑ فلاں گاڑی سے لاہور پہنچ رہے ہیں۔ ہم لوگ حضور کی پیشوائی کے لئے ریلوے سٹیشن پر گئے۔ ان دنوں گھوڑا فٹن گاڑی کا بہت کم رواج تھا۔ ہم نے فٹن تیار کھڑی کر دی۔ جب حضور سوار ہوئے تو ہم نوجوانوں نے جیسا کہ عام رواج تھا گاڑی کے گھوڑے کھلوائے اور فٹن خود کھینچنا چاہا۔ تو حضورؑ نے ہمارے اس فعل کو دیکھ کر فرمایا ہم انسانوں کو ترقی دے کر اعلیٰ مدارج کے انسان بنانے آئے ہیں نہ کہ برعکس اس کے انسانوں کو گرا کر حیوان بناتے ہیں کہ وہ گاڑی کھینچنے کا کام دیں۔ مفہوم یہ تھا الفاظ شاید کم وبیش ہوں۔ خیر ہم خدام نے فوراً اپنے فعل کو ترک کر دیا اور گھوڑے گاڑی لے کر چلائے۔ مَیں فوراً فٹن کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور حضور کو تمام راستہ چھتری تانے آیا گویا اس طرح مجھے چھتر برداری کی خدمت کرنے کا موقع ملا جس پر مجھے فخر ہے کہ حضور کا چھتر بردار ہوں"۔

(روایت صاحب دین صاحب سیکرٹری تبلیغ گوجرانوالہ۔ رجسٹر روایات نمبر ۱ صفحہ ۱۰)

حضرت میاں گوہر دین صاحبؓ

ابن میاں بھاگو صاحب سکنہ قادر آباد نواں پنڈ متصل قادیان

آپؓ کا سن زیارت و بیعت ۱۸۹۴ء ہے۔ مسجد مبارک قادیان کی تعمیر میں آپ نے بھی حصہ لیا۔ بیت الدعا کے ایک دروازے پر آپ نے چتر کاری کی جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "سادہ ہی ہونا چاہئے"۔

روایت: ایک دفعہ سخت بیمار تھا کہ بیہوشی کی حالت ہو گئی۔ اسی حالت میں مَیں نے اپنی اہلیہ کو کہا کہ جب حضرت مسیح موعود کہیں ادھر تشریف لاویں تو میری حالت عرض کر دینا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ حضور اسی دن ادھر تشریف لے گئے اور جونہی ہماری گلی سے حضور گزرنے لگے تو میری عورت نے حضور سے عرض کی کہ "میں بیمار ہوں" (یعنی خاکسار گوہر دین) اس پر حضور نے فرمایا کہ اس کو باہر بھیجو۔ میری اہلیہ نے دوبارہ عرض کی کہ حضور وہ سخت بیمار ہے، باہر نہیں آسکتا۔ تو حضور نے فرمایا کہ میرا نام لے کر اس کو کہہ دو کہ باہر آجائے۔ میں نے جونہی یہ بات سنی میری تمام بیہوشی رفو ہو گئی اور اچھا بھلا ہو گیا اور حضور کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ حضرت نے دیکھ کر فرمایا کہ بخار تو کوئی نہیں، تمہارا خیال ہے۔ پھر حضور نے اپنے پاس سے ایک دوائی مجھے دی۔ کوئی بیماری باقی نہیں رہی۔ (رجسٹر روایات نمبر ۸ صفحہ ۲۴۶ تا ۲۵۰)

روایات حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی

ابن حافظ محمد یاسین صاحب سکنہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

آپ کا سن پیدائش ۱۸۵۴ء ہے اور ۱۸۹۷ء میں بیعت کی سعادت عطا ہوئی۔ جبکہ زیارت کا شرف ۱۸۸۹ء سے قبل پایا۔ ۲۸؍جون ۱۹۴۴ء کو آپ نے بعمر ۹۰ سال وفات پائی۔

آپ مولانا عبید اللہ صاحب مبلغ ماریشس کے والد ماجد تھے۔ آپ نے جلسہ اعظم مذاہب لاہور میں شرکت فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کردہ تقریر سننے پر فوراً اپنے بھائی اور استاد کے ساتھ قادیان جا کر بیعت کر لی۔

مقدمہ گورداسپور کے دوران ایک مرتبہ جب جمعہ کے روز مولوی عبدالکریم صاحب نہیں آئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو خطبہ دینے کا ارشاد فرمایا۔ آپؓ نے قدرے معذرت کی تو ہاتھ پکڑ کر حضورؑ نے مصلے پر کھڑا کر دیا اور فرمایا: "آپ خطبہ پڑھیں مَیں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں"۔ حضرت حافظ صاحب ہجرت کر کے قادیان آگئے تھے اور مسجد اقصیٰ میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ زنانہ جلسہ گاہ میں آپ کی تقاریر ہوا کرتی تھیں۔ حمد باری، سیرت رسول ﷺ وغیرہ چھوٹے چھوٹے پنجابی رسائل آپؓ نے لکھے۔

آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ احمدیت میں داخل ہونے کا آغاز اس طرح ہوا کہ شیخ محمد جان صاحب مرحوم وزیر آبادی جو اِسی سال فوت ہوئے ہیں۔ اور شادی خاں صاحب بہادر مرحوم مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول کے گماشتے تھے۔ وہ کبھی کبھی کوئی اشتہار یا اخبار دے دیا کرتے تھے جن میں وفات مسیح وغیرہ کا ذکر ہوتا تھا (اللہ ان کو جزائے خیر دے)۔ تو میری توجہ اس طرف مبذول ہوئی۔

ابتدا میں شہر وزیر آباد میں اہل حدیث اور احمدیوں کا باہم حیات و ممات مسیح پر مباحثہ قرار پایا۔ چنانچہ اہل حدیث کی طرف سے مولوی ہدایت اللہ صاحب اور مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور احمدیوں کی طرف سے مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی وغیرہ قرار پائے۔ کئی روز بحث ہوتی رہی۔ مباحثہ میں شرط تھی کہ مباحثین کے سوا مجلس میں سے جو بولے گا وہ نکال دیا جائے گا۔ ہر روز احمدیوں کی طرف سے یہ مطالبہ کیا جاتا تھا کہ حیات مسیح کے متعلق کوئی قطعیۃ الدلالت استدلال پیش کیا جائے۔ مگر فریق مخالف کی طرف سے سوائے بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ اور كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ وَ اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ کے کچھ پیش نہ کیا گیا۔ احمدیوں کی طرف سے نزول کے متعلق چند قرآنی آیات مثلاً اَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ، وَ اَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ الْاَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ اَزْوَاجٍ، وَ اِنْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَ مَا نُنَزِّلُهُ اِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُوْمٍ، اور قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللّٰهِ وغیرہ وغیرہ جواب دیا گیا۔ اور بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ کے جواب میں یہ کہا گیا کہ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَاءِ نہیں بلکہ یہ وہی اِلَى اللّٰهِ یا اِلَيْهِ ہے جو کسی کی وفات پر یا مصیبت پر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا جاتا ہے۔ یا سورۃ عنکبوت میں اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ وغیرہ وغیرہ جس کے معنے آسمان پر جانے کے نہیں۔ اہلحدیث اور احمدی الگ الگ بیٹھے تھے۔ میں تھا تو اہلحدیث مگر میں بالکل الگ بیٹھتا تھا۔ میں بغرض منصف الگ بیٹھتا تھا۔ جب میں تمام دن سارا مباحثہ سننے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ ہماری طرف یعنی اہلحدیث کی طرف سے کوئی قطعیۃ الدلالت استدلال نہیں پیش ہوتا۔ تب میں نے ایک دن کھڑے ہو کر کہا کہ دونوں فریق کے احباب میری عرض سن لیں۔ چنانچہ سب

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

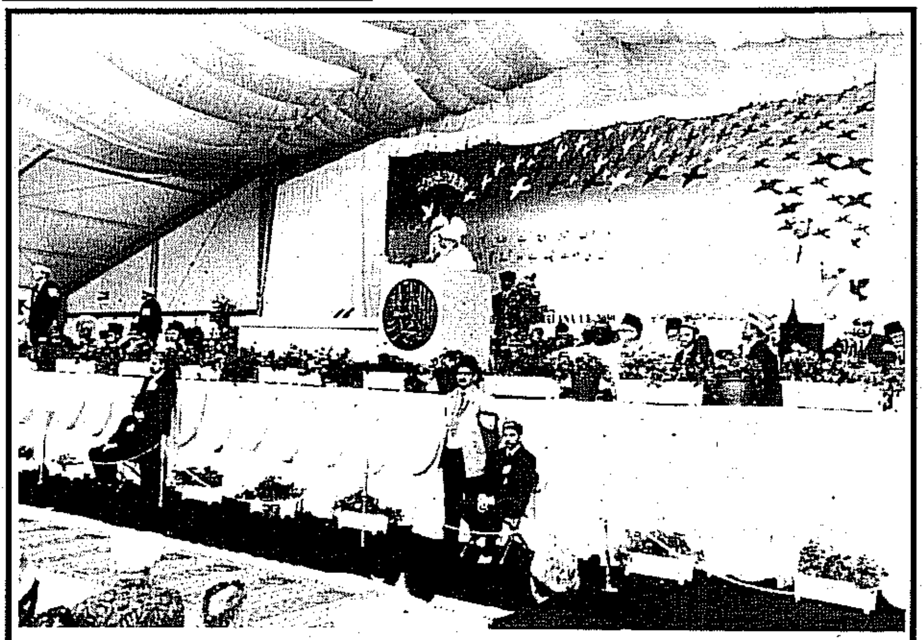

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۰ء کے دو مناظر

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 020-8265-6000

خطبہ جمعہ

اے میرے خداوند! میں تیرا جلال چاہتا ہوں۔
اے میرے رب! میرے آقاؐ کی امّت کی اصلاح فرما دے

میں دعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لئے مفید ہو اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ اور زمین اس نور سے روشن ہو جو تمہارے رب سے تمہیں ملے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف ادعیۂ مبارکہ کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز–
فرمودہ ۱۱؍اگست ۲۰۰۰ء ۱۱؍ظہور ۱۳۷۹ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

دعاؤں کے سلسلہ کا مضمون اس خطبہ میں بھی جاری رہے گا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی دعاؤں اور عربی اشعار میں دعاؤں اور فارسی اشعار میں دعاؤں کا صرف ترجمہ پیش کیا جائے گا۔ اسی طرح آپ کی نثری تحریرات میں سے بھی اقتباسات لئے گئے ہیں۔ عربی منظوم کلام میں آپ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرتے ہیں:

"اے قیوم، اے سرچشمۂ ہدایت! تجھ ہی سے طاقت ملتی ہے۔ پس مجھے توفیق دے کہ میں تیری ثنا کروں اور حمد کروں۔ تو رجوع برحمت ہوتا ہے اس بندہ پر جو ندامت سے توبہ کرے اور تو ہی مفسد کو جو ضلالت میں غرق ہو نجات دیتا ہے۔ تیرے عفو کے سامنے بڑے سے بڑا گناہ بھی ایک معمولی بات ہے۔ پس تیرا کیا سلوک ہوگا اس بندہ سے جس نے حالت تردد میں چھوٹا گناہ کیا ہو۔ تو نے کائنات کی حقیقت اور اس کے بھید کا علم سے احاطہ کر رکھا ہے اور تو سیدھے اور ٹیڑھے راستہ کو جانتا ہے۔ اور اے میرے معبود اور اے میری پناہ ہم تیرے بندے ہیں۔ ہم تیرے آگے خشیت اور عبودیت سے سجدہ میں گرتے ہیں۔ تو اپنے فضل اور رحمت سے کھنڈروں کو آباد کر دیتا ہے اور اپنے قہر سے بلند اور صیقل شدہ عمارتوں کو ڈھا دیتا ہے اور رحم اور قدرت میں تیرے جیسا کوئی بھی نہیں اور اے میرے رب تیرے جیسا کوئی یگانہ میں نہیں دیکھ پاتا۔

پاک ہے وہ ذات جس نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا ہے اور منتشر ذرات کو ایک شے کی طرح بنا ڈالا۔ وہ غیرت مند ہے، مجرموں کو وہ اپنے غضب سے ہلاک کر دیتا ہے۔ وہ غفور ہے، توبہ کرنے والوں کو ہلاکت سے نجات دیتا ہے۔ اور تو میرا معبود، میری پناہ اور میری مراد ہے اور میرا تیرے سوا کوئی معاون نہیں جو دشمنوں کو دفع کرے۔ تجھ پر ہی ہمارا آسرا ہے۔ تو ہی ہماری پناہ ہے اور ہمیں دکھ پہنچا ہے اور ہم تیرے پاس بخشش کے لئے آئے ہیں"۔ (کرامات الصادقین)

"اے وہ ذات جس نے (اپنی) نعمتوں سے اپنی مخلوق کا احاطہ کیا ہوا ہے، ہم تیری تعریف کرتے ہیں مگر تعریف کی طاقت نہیں۔ مجھ پر رحمت اور شفقت کی نظر کر، اے میری پناہ! اے حزن و کرب کو دور فرمانے والے تو ہی جائے پناہ ہے اور تو ہی ہماری جانوں کی پناہ گاہ ہے، اس دنیا میں بھی اور فنا کے بعد بھی۔ ہم نے تاریکی کے زمانہ میں مصیبت دیکھی ہے۔ تو رحم فرما اور ہمیں نور کے گھر میں اتار دے۔ تُو توبہ سے بڑے گناہوں کو بھی معاف فرما دیتا ہے۔ تو ہی لوگوں کی گردنوں کو بھاری بوجھوں سے نجات دیتا ہے۔ تو میری مراد ہے اور تو ہی میری روح کا مطلوب ہے اور تجھ پر ہی میرا سارا بھروسہ اور امید ہے۔ تو نے مجھے محبت کی بہترین مَے کا ساغر عطا کیا ہے تو میں نے جام پر جام پیا۔ میں تو مر جاؤں گا لیکن میری محبت نہیں مرے گی۔ قبر کی مٹی میں بھی تیرے ذکر کے ساتھ ہی میری آواز جانی جائے گی۔

میری آنکھ نے تجھ سا کوئی محسن نہیں دیکھا۔ اے احسانات میں وسعت پیدا کرنے والے اور اے نعمتوں والے تو ہی تو میری جان کا مقصود تھا۔ قلم کے ہر قطرہ اور لکھائی ہوئی تحریر میں جب میں نے تیرے لطف کا کمال اور بخششیں دیکھیں تو مصیبت دور ہو گئی اور اب میں اپنی مصیبت کو محسوس ہی نہیں کرتا۔ اے میرے رب! ہم ایمان لائے کہ تو واحد ہے آسمان کا پروردگار اور خاکستری زمین کے خالق میں ان تمام کتابوں پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائیں اور ان تمام پیش گوئیوں پر بھی جن کی تو نے خبر دی ہے۔

اے میری پناہ! مجھے سنبھال کہ تو ہی میری سپر ہے، اے میری جائے پناہ مجھے کمینوں کے شور و شر سے بچالے۔ اے میرے رب! اپنے فضل سے مجھے قوت و طاقت بخش اور اس سے انتقام لے جو دین کو مٹی میں دباتا ہے۔ اے ہمارے رب! تو ہمارے درمیان باعزت فیصلہ فرما۔ اے وہ ذات جو میرے دل کو اور میرے ظاہر کی اندرونی حقیقت کو دیکھ رہی ہے۔ اے وہ ذات جس کے دروازے میں سائلوں کے لئے کھلے دیکھتا ہوں، میری دعا کو ردّ نہ فرما"۔ (منن الرحمٰن)

پھر ہے: "اے ہمارے رب! ہماری تائید کر اپنے فضل سے اور انتقام لے اس شخص سے جو حق کو خس و خاشاک کی طرح دھتکارتا ہے۔ اے میرے رب! میری قوم جہالت کے اندھیرے میں چلی گئی ہے۔ تو رحم کر اور انہیں روشنیوں کے گھر میں اتار۔ اے مجھے ملامت کرنے والے انجام متقیوں کے حق میں ہوا کرتا ہے۔ سو تو دانش مندوں کی طرح اس معاملہ کے انجام کے بارہ میں غور و فکر کر۔ مجھے لعنت کرنے والے! بے شک نگران خدا دیکھ رہا ہے۔ تو میرے مولا رب قادر کے قہر سے ڈر۔ اللہ تمہارے گروہ کو رسوا کرے گا اور مجھے عزت دے گا۔ یہاں تک کہ سب لوگ میرے جھنڈے تلے آجائیں گے۔ اے ہمارے رب! ہمارے درمیان ازراہ کرم فیصلہ فرما دے۔ اے وہ ذات جو میرے دل اور مغز پوست کو یعنی اندرونے کو جانتی ہے۔ اے وہ ذات جس کے دروازے میں سوالیوں کے لئے کھلے پاتا ہوں۔ پس میری دعا کو ردّ نہ فرما۔ (انجام آتھم)

پھر اللہ کے حضور عرض کرتے ہیں: "ہم دشمنوں کی دست درازی کی تکلیفوں سے اکتا چکے ہیں۔ ظلم کی راتیں لمبی ہو گئیں۔ اے میرے رب! تو مدد کر اور تو رحیم ہے، مہربان اور صاحب رحمت ہے۔ تو اپنے بندوں کو مہلک وبال سے بچالے۔ تو نے بہت سے معاملات میں ہماری خطائیں دیکھی ہیں اور ہماری زیادتیوں کو بھی دیکھا ہے۔ پس بخش دے اور مدد فرما اور تقویت دے۔ تو کریم و مہربان ہے، آقا ہے اور حسن سلوک فرمانے والا ہے۔ پس تو ان غلاموں کو منتخب فرمانے کے بعد نہ دھتکار۔ ہم تیرے پاس مُردوں کی طرح آئے ہیں۔ پس ہمارے معاملات کو زندگی بخش۔ ہم تجھ سے بخشش مانگتے ہیں، مدد کی درخواست کرتے ہیں۔ پس معاف فرما۔

کس دروازے کی طرف اے میرے محبوب تُو مجھے دھکیلے گا، کیا تو مجھے نقصان رساں دشمن کے ہاتھوں میں چھوڑ دے گا۔ اے میرے معبود، میری جان تجھ پر فدا ہو تو ہی تو میرا مقصود ہے۔ اپنے فضل کے ساتھ آ اور مجھے خوشخبری دے۔ اے خدا میں نے ساری کی ساری خوش بختی اطاعت میں پائی ہے۔ اور دوسروں کو بھی خلوص کی توفیق دے اور آسانی پیدا کر۔ اے میرے خدا اپنی ذات کے طفیل اس بندہ کی رحم کے ساتھ دستگیری فرما اور اپنے کمزور اور عاجز بندہ کی طرف جو تکفیر کیا گیا ہے آجا اور

اس سے پہلے تو میری دعائیں سنتا رہا ہے اور تو ہر میدان میں میری ڈھال اور پناہ بنا رہا ہے۔اے میرے خدا! میری فریاد رسی کر، اے میرے خدا! میری مدد کر اور مہربانی سے میرے مقصود کی بشارت دے اور آگاہ کر۔ مجھے اپنے نور سے منور کر دے، اے میرے ملجأ و ماویٰ! ہم تیری ذات کی پناہ لیتے ہیں چھا جانے والی رات کی تاریکی سے اور اے میرے رب! نیکی کے دشمن اور مفسد کو گرفتار کر اور حق کی خاطر اس پر عذاب نازل کر اور تباہ کر۔

اور اے میرے رب! تو مہربان رہ جیسا کہ تو ہمیشہ مہربان تھا اور میں ذمہ داری کو چھوڑ چکا ہوں تو تُو یاد کرا دے اور تُو یقیناً رحم کرنے والا آقا اور صاحبِ کرم ہے تو تو اپنے غلاموں سے شرمندگی کے دن دور کر دے۔ میں بہت سیاہ خوفناک رات کو دیکھ رہا ہوں پس تُو مبارک بادی دے اور ہمیں شاندار دن کی بشارت دے اور اے میرے کریم! میرے دکھوں کو دور کر دے اور مجھے نجات دے اور اے میرے خدا میرے دشمن کو پارہ پارہ کر دے اور خاک آلودہ کر دے اور میرے کام کے رموز تجھ پر مخفی نہیں ہیں اور تو میری پوشیدہ باتوں کا علم رکھتا ہے اور میرے دل کی گہرائی کو جانتا ہے۔ تیرا آبِ زلال مجھے مطلوب ہے۔ تو اس کے چشموں کو جاری کر دے۔ تیرا اجلال مقصود ہے۔ پس تائید کر اور اپنا جلال ظاہر کر۔ جب ہم نے تجھ کو رحمان پایا ہے تو اس کے بعد کیا غم ہو سکتا ہے۔ ہم تاریک زمانہ سے تیرے نور کی پناہ لیتے ہیں اور ہماری آخری پکار یہ ہے کہ تمام کی تمام حمد رب کریم قادر اور آسانی پیدا کرنے والے کے لئے ہے"۔(سرّالخلافہ)

پھر یہ دعا ہے: "ہم نے ظلم کی تکلیفیں دشمنوں سے اٹھائیں اور ظلم کی راتیں لمبی ہو گئیں۔ اے خدا مدد کر اور ہم مُردوں کی طرح تیرے پاس آئے ہیں۔ پس ہمارے کاموں کو زندہ کر ہم تیرے آگے مسکینوں کی طرح گرتے ہیں۔ پس تو ہمیں بخش دے۔ اے خدا میری جان تیرے پر قربان تو میری بہشت ہے اور میں نے کوئی ایسی بہشت نہیں دیکھی کہ تیرے جیسا پھل لاوے۔ اے خدا تیرے منہ کے لئے ہم اپنی قوم کی مجلسوں سے ردّ کر دئے گئے ہیں۔ پس تُو ہمارا یگانہ دوست ہے جو سب پر اختیار کیا گیا۔ اے میرے خدا! اپنے منہ کے صدقے اپنے بندے کی خبر لے اور ہمارے لئے تیرے سوا نہ کوئی دروازہ اور نہ کوئی جائے گزر ہے۔ اے میرے خدا! تو کس کے دروازے کی طرف مجھے ردّ کرے گا اور میں جس کے پاس نرمی کے ساتھ جاؤں وہ بدگوئی کرتا اور منہ پھیر لیتا ہے۔ ہم نے تمام دنیا کا ظلم برداشت کر لیا مگر تیری جدائی کی ہمیں برداشت نہیں۔

آ میرے دوست تو میری راحت اور میرا آرام ہے۔ اگر تو نے میرا کوئی گناہ دیکھا ہے تو تُو معاف کر دے۔ تیرے فضل سے ہم دشمنوں سے بچائے گئے مگر تیرے جمال نے ہمیں قتل کر دیا۔ پس آ اور دیکھ اور اے میرے خدا میرے غم دور فرما اور اے میرے مددگار میرے دشمن کو پارہ پارہ کر اور خاک میں ملا دے، ہم نے تجھے رحمٰن پایا۔ پس بعد اس کے کوئی غم نہ رہا۔ دیکھا ہم نے تجھ کو اس آنکھ سے جو روشن کی جاتی ہے۔ اے میرے خداوند مَیں تیرا اجلال چاہتا ہوں، نہ اپنی بزرگی اور تُو میرے دل کو اور میرے قصد کو دیکھ رہا ہے۔ میں تیری طرف ان تمام تعریفوں کو رد کرتا ہوں جن کا قصد کرتا ہوں۔ اور میں نہیں ہوں مگر ایک سرگین کی طرح جو خاک میں ملایا جاتا ہے"۔(اعجاز احمدی)۔

سرگیں سے مراد گوبر ہے۔ جیسے گوبر خاک میں ملا دیا جاتا ہے۔ بہت ہی عاجزانہ کلام ہے۔ حضرت داؤد کی زبور کی یاد کراتا ہے اور مَیں نہیں ہوں مگر ایک سرگین کی طرح جو خاک میں ملایا جاتا ہے۔

"اور میری قوم نے میری تکفیر کی تو میں تیرے پاس مظلوم ہو کر آیا اور کیسے کافر قرار پا سکتا ہے وہ شخص جو محمد ﷺ سے محبت رکھتا ہے۔ مجھ کو بٹالہ کے مفسد شیخ پر تعجب ہے۔ بہتوں کو اس نے شرارتوں سے گمراہ اور حق سے دور کر دیا ہے۔ اے میرے خدا اس جیسے مکذب کو گرفت میں لے جیسے تو گرفت میں لیتا ہے اس شخص کو جس نے ولی سے دشمنی کی اور اس پر سختی کی۔ اے میرے رب! میرے آقا کی امت کے حال کی اصلاح کر دے اور یہ تیرے لئے آسان ہے اور ہمارے لئے مشکل ہے۔ اور کوئی بلندی پر نہیں جا سکتا پیشتر اس کے کہ تُو اس کا ہاتھ پکڑے اور کوئی کسی کو کچھ پلا نہیں سکتا پیشتر اس پیالہ کے جو تُو مقدر کر دے اور ہمارے ذرات مصائب کی وجہ سے منتشر کر دئے گئے ہیں اور ہم مر چکے ہیں۔ پس ان گناہوں کو جو تو دیکھ رہا ہے نہ بیان کر اور ہمارے قتل کے لئے لمبی تلوار نہ کر اور رجوع برحمت ہو اور معاف کر دے۔ پس اے ان لوگوں کے رب جو ذلیل کئے گئے۔ اگر تو اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کرے گا تو ہم فنا ہو جائیں گے رسوائی کی موت سے اور دشمن فخر کرے گا اور مَیں میدان سے نہیں ہٹوں گا یہاں تک کہ تو مجھے مدد دے اور ضروری ہے میرے لئے کہ مَیں ہلاک ہو جاؤں یا کامیاب ہو جاؤں اور میں دیکھ رہا ہوں کہ گناہ عظیم تر ہیں اور اس کے ساتھ یہ بھی جانتا ہوں کہ تیرا فضل عظیم ترین ہے۔ اے میرے اللہ! ہماری فریاد رسی کر اور ہمیں سیراب کر اور ہماری عزت کی حفاظت کر اپنی بہت بڑی قوت سے۔ بے شک تو بڑی قدرت والا ہے۔ ہم مخلوق سے مایوس ہو گئے ہیں اور امید منقطع ہو گئی اور ہم تیرے پاس آئے ہیں۔

اے وہ ہستی جو جانتی ہے اس امر کو جو دلوں میں پوشیدہ رکھا جاتا ہے تیری شان بلند ہے۔ اے وہ ہستی جس کے کمال کا احاطہ نہیں ہو سکتا تیری تعریف ایسی تعریف ہے جس کا شمار اور احاطہ نہیں ہو سکتا۔ مہربانیوں سے نواز جیسا کہ تیری شایانِ شان ہے اور دستگیری کر اپنے بندوں کی جیسا کہ تو بڑی قدرت رکھنے والا ہے۔ اے میرے رب ہر معرکہ میں میرا ہاتھ پکڑ اور اس بے یار و مددگار کی تائید فرما جو لعنت اور تکفیر کیا جا رہا ہے۔ مَیں مسکین ہو کر تیرے حضور آیا ہوں اور تیری مدد سب سے بڑی ہے اور میں پیاسا ہو کر تیرے پاس آیا ہوں اور تیرا سمندر بہت موجزن ہے۔

دینِ محمد ﷺ کے نشان مٹ چکے ہیں۔ پس میں تیرے حضور شکایت کرتا ہوں تو ہی تعمیر کرتا اور آباد کرتا ہے اے اسلام کے ناصر! اے احمد کے رب تائید کے ساتھ میری فریاد رسی کر مَیں تو ذلیل کیا گیا ہوں۔ اے اس رسول کے رب جسے تو نے ہر درجہ دیا ہے اور ایسی شان دی ہے جسے دیکھ کر مخلوق حیران ہو رہی ہے اور تو ہمیشہ لطف مہربانی اور رحمت کرنے والا ہے اور میں کبھی بھی محروم نہیں رہا اور عزت ہی پاتا رہا ہوں۔ تو مجھے لقمہ نہ بنا دینا مجھ سے لڑنے والوں کا۔ تو میرا یگانہ خدا ہے تو ہر ایک خطا بخش دیتا ہے اور تو نگہبان خدا ہے تمام مخلوق کا مرجع ہے اور تو ہی محافظ ہے تو میری مدد کرتا ہے اور مجھے عظمت دیتا ہے۔

اور ربّ کے دروازہ کے سوا تو صرف ذلت ہی ذلت ہے اور رب کے نور کے سوا تو صرف ظلمت ہی ظلمت ہے۔ بے وقوف لوگ ان کی اصل حقیقت کو نہیں جانتے پس اسی قدر جانتے ہیں وہ زبان کے نرم ہیں ان کی بلائیں عام ہو گئیں، ان کا فساد بڑھ گیا ہے اور فتنوں کا سیلاب ان کی بے اعتدالیوں سے بہت سخت ہو گیا ہے۔ اے خدا تو ان کو پکڑ جیسا کہ ایک مفسد کو پکڑتا ہے۔ ان کے طولِ زمانہ نے دنیا کو بگاڑ دیا ہے۔ اے قادر تو اپنے رحم سے مردوں اور عورتوں کی جلد خبر لے اور مخلوق کو اس طوفان سے نجات بخش۔ ان کے لشکر مسلمانوں کی زمین میں اتر آئے اور ان کی بلاؤں نے مسلمانوں کی عورتوں تک سرایت کی ہے۔ اے احمد کے رب! اے محمد ﷺ کے اللہ اپنے بندوں کو ان کے دھوؤں کے زہروں سے بچا لے۔

اے ہمارے مددگار! تیرے سوا ہمارا کوئی جائے پناہ نہیں۔ ہم پر ان لوگوں کی، مددگاروں کی زمین تنگ ہو گئی۔ اے خدا پتھروں سے ان کے شیشے کو توڑ دے اور ان کے بیان کے زہر سے اپنے بندوں کو بچا لے۔ تیرے نبی کو انہوں نے عناد سے گالیاں دیں اور جھٹلایا اور وہ نبی جو افضل المخلوقات ہے تو تو ان کے ظلم کو دیکھ۔ اے میرے رب ان کو ایسا پیس ڈال جیسا کہ تو ایک طاغی کو پیستا ہے۔ اور ان کی عمارتوں کو مسمار کرنے کے لئے ان کے صحن خانہ میں اتر آ۔ اے میرے رب ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر اور ان کی جمعیت کو پاش پاش کر دے۔ اے میرے رب ان کو ان کے گداز ہونے کی طرف کھینچ لے۔ انہوں نے ہمارا گمراہ کرنا اور وبال میں ڈالنا دلوں میں ٹھان لیا ہے سو تو ان کے مکر انہی کے جسموں پر مار، انہوں نے خیال کیا کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے پورے نہیں کرے گا۔ تب وہ خدا تعالیٰ کی زمین پر بے اعتدالی کی وجہ سے باغی ہو گئے اور میں نے اپنے مقابلہ کے وقت اپنے رب کو بلایا۔ ان کے نیزوں سے بچنے کے لئے خدا میری ڈھال ہے۔ اے میرے مددگار تیرے سوا میری کوئی پناہ نہیں۔ پس مدد کر اور ان کے پہاڑوں کے توڑنے کے لئے ہماری تائید فرما۔

اے میرے رب! صلیب کا ٹوٹنا مجھے دکھلا، اے میرے رب ان کی دیواروں پر مجھ کو مسلط کر، اے میرے رب ہر یک دن تیری عجیب شان ہے تو اپنے بندوں کی ان کے میدان میں مدد کر"۔ "تو اپنے بندوں کی ان کے میدان میں مدد کر"۔ عجیب شان سے یہ دعا پوری ہو رہی ہے۔ عیسائیت کے میدانوں میں اللہ اپنے بندوں کی مدد فرما رہا ہے۔ "ہم صبر کر کے تضرع اور رونے کو لازم پکڑتے ہیں اور ان کے سواروں سے ہم خدائے تعالیٰ کی پناہ لیتے ہیں۔ خدا کا تیر وہ ہے کہ جب چھوٹا تو خطا نہیں جاتا اور خدا کا قہر ان کے قہر پر غالب ہے۔ اے قادر ہمارے لئے اپنا لشکر اتار کیونکہ ہم ان کے ملنے سے موت کو ملے۔ اے میرے رب دل حلق کو پہنچ گئے۔ اے میرے رب خلقت کو ان کے سانپ سے نجات دے۔ دل بے قراریوں سے ٹکڑے ہو گئے۔ رحم کر اور ہماری جان کو ان کے دیو سے

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواھشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھاکر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کرسکتے ھیں

آج ھی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

رہائی بخش اور دشمنوں کو بھیڑیوں کی بکری بنا تا ان کو پکڑیں اور نوچ نوچ کر کھاویں اور ہمارے ذلوں کو ان کی رسوائی اور ذلت سے شفا بخش"۔(نور الحق جلد اول)

پھر فرماتے ہیں:"میں نے یہ قصیدہ جلدی سے کہا ہے اور یہ قصیدہ موتی کی طرح ہے یا اس سونے کی طرح جو کٹھالی سے نکلتا ہے۔ میں نے اس کو اپنی قوت سے نہیں کہا مگر وہ موتی خدا تعالیٰ سے ہیں اور میرے ہاتھوں نے پروئے ہیں۔ اے خدا محمدؐ کے منہ کے لئے اس میں برکت ڈال جو سب کریموں سے افضل اور برگزیدوں سے برگزیدہ ہے"۔(نور الحق جلد دوم)

پھر فرماتے ہیں:"یقیناً صحابہ سب کے سب سورج کی مانند ہیں انہوں نے مخلوقات کا چہرہ اپنی روشنی سے منور کر دیا۔ انہوں نے اپنے اقارب کو اور اپنے عیال کی محبت کو بھی چھوڑ دیا اور رسول اللہ کے حضور میں فقراء کی طرح حاضر ہو گئے۔ میں رسول کے تمام کے تمام صحابہ کو خدا کے حضور میں دائمی عزت کے مقام پر پاتا ہوں۔ انہوں نے رسول کی پیروی کی سفر و حضر میں اور وہ اپنے حبیب کی راہ میں خاک راہ ہو گئے۔ تو ان کی خدمت کو اور ثابت قدمی کو دیکھ اور دشمن کو ان کے غصہ اور جلن میں چھوڑ دے۔ اے ہمارے رب ہم پر بھی نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کے طفیل رحم کر اور ہماری مغفرت فرما اور تو ہی نعمتوں والا اللہ ہے۔ جس نے نبی کریم ﷺ کے اصحاب کو گالی دی تو بے شک وہ ہلاک ہو گیا اور یہ ایک سچائی ہے سو اس سچائی میں کوئی اخفاء نہیں۔(سرّ الخلافہ)

پھر فرماتے ہیں:"ہماری شریعت ایک تعجب انگیز کھیتی ہے مگر ان برسوں میں ایسی بے رنگی اس کی ظاہر ہوئی جیسے وہ جانور جس پر بال نہ ہوں اور خاکی رنگ ہو۔ آنکھ اس کی آثار عمارت پر رو رہی ہے۔ اے میرے رب! اب تو ہی اس کے ویرانہ کو پھر آباد کر"۔(نور الحق جلد دوم)

یہ عربی منظوم کلام کا ترجمہ تھا۔ اب فارسی منظوم کلام سے چند اشعار کا ترجمہ میں آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

"اے خالق ارض و سماء مجھ پر رحمت کا دروازہ کھول دے تو میرے اس درد کو جانتا ہے جسے میں اوروں سے چھپاتا ہوں۔ اے میرے دلبر تو بے حد لطیف ہے تو میرے ہر رگ و ریشہ میں داخل ہو جا تا کہ جب تجھے اپنے اندر پاؤں تو اپنا دل چمن سے بھی زیادہ خوش تر کر دوں اور اے ذات پاک صفات اگر تو انکار کرے تو تیرے فراق میں جان دے دوں گا۔ اور اتنا روؤں گا کہ ایک عالم کو رُلا دوں گا۔ خواہ تو ناراض ہو کر مجھے اپنے سے جدا کر دے خواہ لطف فرما کر اپنا چہرہ دکھا دے خواہ مجھے مار یا مار کر میں کسی طرح تیرے دامن کو نہیں چھوڑ سکتا"۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد اول حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۶۱۳)

"اے میرے خداوند میرے گناہ بخش دے اور اپنی درگاہ کی طرف مجھے رستہ دکھا۔ میری جان اور میرے دل میں روشنی دے اور مجھے میرے مخفی گناہوں سے پاک کر، دلستانی کر اور دلربائی دکھا۔ اپنی ایک نظر کرم سے میری مشکل کشائی کر دونوں عالم میں تو ہی میرا پیارا ہے جو چیز میں تجھ سے چاہتا ہوں وہ بھی تو ہی ہے"۔ فارسی شعر جس کا ترجمہ ہے وہ یہ ہے۔

دردو عالم مرا عزیز توئی ☆ واں کہ می خواہم از تو نیز توئی

(دیباچہ براہین احمدیہ حصہ اول صفحہ ۲ تا ۷ مطبوعہ ۱۸۸۰ء)

پھر ہے:"اے خدا! اے ہمارے دکھوں کی دوا اور اے ہماری گریہ و زاری کا علاج تو ہماری زخمی جان پر مرہم رکھنے والا ہے اور تو ہمارے غمزدہ دل کی دلداری کرنے والا ہے۔ تو نے اپنی مہربانی سے ہمارے سب بوجھ اٹھا لئے ہیں اور ہمارے درختوں پر میوے اور پھل تیرے فضل سے ہی ہیں۔ تو ہی اپنے جود و کرم سے ہمارا محافظ اور پردہ پوش ہے اور اپنی کمال مہربانی سے بے کسوں کا ہمدرد ہے۔ پس جب بندہ مغموم اور درماندہ ہو جاتا ہے تو تُو فوراً وہیں اس کا علاج پیدا فرما دیتا ہے۔ جب کسی عاجز کو راستہ میں اندھیرا گھیر لیتا ہے تو تُو یکدم اس کے لئے سینکڑوں سورج اور چاند پیدا فرما دیتا ہے۔ حسن واخلاق اور دلبری تجھ پر ختم ہیں۔ تیری لقاء کے بعد پھر کسی سے تعلق رکھنا حرام ہے۔ اے خدا خبیث لوگوں کو جڑ یعنی بنیاد سے تباہ کر دے۔ جو ناحق سچائی کو چھوڑتے ہیں نہ وہ دل رکھتے ہیں نہ آنکھیں نہ کان۔ اس پر بھی اس بدرِ کامل سے سرکش ہیں۔ اے وہ شخص جو بے وقوفی کی وجہ سے سخت انکاری اور دشمن ہے کیوں جھک مارتا ہے۔ جا اور خدا کا دروازہ کھٹکھٹا۔ فریاد کر کہ اے خدائے لاشریک! میرے پیروں کی بھاری زنجیریں کھول دے"۔(براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ صفحہ ۵۲۴ تا ۵۴۲ مطبوعہ ۱۸۸۴ء)

پھر خدا کے حضور عرض کرتے ہیں:"اے خدا! اے ہر غمگین دل کے چارہ گر، اے عاجزوں کی پناہ اور اے گنہگاروں کے بخشنے والے۔ مہربانی سے اپنے اس بندے پر بخشش فرما اور ان علیحدہ رہنے والوں پر نظر رحمت کر"۔(فتح اسلام صفحہ ۲۷۔ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

پھر عرض کرتے ہیں:"اے میرے محسن دوست میری جان تجھ پر قربان تو نے مجھ سے کون سا فرق کیا ہے جو میں تجھ سے کروں۔ ہر مراد اور مدعا جو میں نے غیب سے طلب کیا اور ہر خواہش جو میرے دل میں تھی تو نے اپنی مہربانی سے میری وہ مرادیں پوری کر دیں اور مہربانی فرما کر تُو میرے گھر تشریف لایا۔ مجھے عشق و وفا کی کچھ بھی خبر نہ تھی تُو نے ہی خود محبت کی یہ دولت میرے دامن میں ڈال دی۔ اے رب مجھے ہر قدم پر مضبوط رکھ اور ایسا کوئی دن نہ آئے کہ میں تیرا عہد توڑوں۔ اگر تیرے کوچہ میں عاشقوں کے سر اتارے جائیں تو سب سے پہلے جو عشق کا دعویٰ کرے وہ میں ہوں گا"۔(آئینہ کمالات اسلام آخری صفحہ۔ مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

"اے خدا میری جان تیرے اسرار پر قربان کہ تُو ان پڑھوں کو فہم اور لحن بخشتا ہے۔ تیری اس دنیا میں میرے جیسا اُمّی کہاں ہے۔ میری تو نشو و نما ہی جہالتوں کے درمیان ہوئی ہے۔ میں ایک کیڑا تھا تو نے مجھے بشر بنا دیا۔ میں تو بے باپ مسیح سے بھی زیادہ عجیب ہوں"۔

(ازالہ اوہام حصہ اول روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۹۳)

پھر فرماتے ہیں:"میرا قدم یار کی مہربانی سے جنت میں داخل ہو گیا ہے اور اس دوست کی عنایت سے میرے ہاتھ میں جام وصل ہے۔ اس کی قبولیت کا جوش جو میری دعا کے وقت ظاہر ہوتا ہے اتنی گریہ و زاری میری ماں نے بھی نہیں سنی۔ میں ہر طرف اور ہر جانب اس یار کا چہرہ دیکھتا ہوں پھر اور کون ہے جو میرے خیال میں آئے۔ افسوس عزیزوں نے مجھے نہ پہچانا یہ مجھے اس وقت جانیں گے جب میں اس دنیا سے گزر جاؤں گا۔

ہر رات قوم کے درد سے مجھ پر ہزاروں غم وارد ہوتے ہیں۔ اے ربّ مجھے اس شور و شر کے زمانہ سے نجات دے۔ اے رب میری آنکھ کے پانی سے ان کی یہ سستی دھو ڈال، میری فریاد سن کیونکہ تیرے سوا میرا کوئی نہیں رہا۔ اے میرے رب میری گریہ و زاری کو دیکھ کر لطف و کرم کی ایک نظر کر کہ تیری رحمت کے ہاتھ کے سوا اور کون مددگار ہے۔ میری جان مصطفیٰ ﷺ کے دین کی راہ میں فدا ہو یہی میرے دل کا مدعا ہے کاش میسر آ جائے"۔(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۸۵)

امت کی ہدایت کے لئے دعا:"اے خدا اے ہدایت کی روشنی کے چشمے مہربانی فرما کر اس امت کی آنکھیں کھول دے۔ اے طالب تو اس پوشیدہ راز کی طرف ایک نظر کر تا کہ تُو وہم اور شبہات سے"۔ یہاں طالب یعنی خدا کی طلب کرنے والے کو مخاطب کر کے فرما رہے ہیں۔"اے طالب تو اس پوشیدہ راز کی طرف ایک نظر کر تا کہ تو وہم اور شبہات سے نجات پائے"۔

(راز حقیقت۔ سرورق۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۱۵۱)

سب دنیا کی ہدایت کے لئے ایک دعا:"اے جہان کو ہدایت دینے والے مالک، بچوں کو جھوٹوں کی گرفت سے رہائی بخش۔ فساد کی وجہ سے دنیا میں آگ لگ گئی ہے۔ اے اہل جہاں کے فریاد رس امداد کو پہنچ"۔(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۱۱)

پھر ایک دعا ہے فیصلہ کن نشان ظاہر کرنے کی دعا:"اے خدا، اے زمین و آسمان کے مالک، اے ہر مصیبت میں اپنی جماعت کی پشت پناہ، اے رحیم، دستگیر اور راہنما، اے وہ کہ تیرے ہاتھ میں فیصلہ اور حکم ہے۔ اے جان آفریں! زمین میں سخت شور برپا ہے۔ اپنی مخلوقات پر رحم کر، اپنی درگاہ سے کوئی فیصلہ کرنے والی بات ظاہر کر تا کہ جھگڑے اور فساد بند ہو جائیں"۔

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۲۱)

پھر یہ دعا ہے:"اے خدا کب تیری طرف سے مدد کا وقت آئے گا اور ہم پھر وہ مبارک دن اور سال کب دیکھیں گے۔ دین احمد کے متعلق ان دو فکروں نے میری جان کا مغز کھلا دیا ہے یعنی اعدائے ملت کی کثرت اور انصار دین کی قلت۔ اے خدا جلد آ اور ہم پر اپنی نصرت کی بارش برسا ورنہ اے میرے رب اس آتشیں جگہ سے مجھ کو اٹھا لے۔ اے خدا رحمت کے مطلع سے ہدایت کا نور ظاہر فرما اور چمکتے ہوئے نشان دکھلا کر گمراہوں کی آنکھیں روشن کر دے۔ جب تُو نے مجھے اس سوز و گداز میں صدق بخشا ہے تو مجھے یہ امید نہیں کہ تُو اس معاملہ میں مجھے ناکامی کی موت دے گا"۔

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۶)

پھر فرماتے ہیں:"وہ یار جو عنایت مجھ پر کرتا ہے اے مُردار کیا تو نے ویسی کسی اور پر بھی سنی ہے۔ تُو خدا کے رازوں کو نہیں پہچانتا۔ تیری ساری بنیاد ظن اور وہم پر ہے۔ رو رو کر رستہ ڈھونڈ تا کہ خدا کا رحم جوش میں آئے۔ اپنے آنسوؤں کے ساتھ اپنے بستر کو تر کر پھر زخمی دل کے ساتھ یوں عرض کر کہ اے علیم خدا پوشیدہ رازوں کے واقف، تیرے علم تک انسان کا خیال کہاں پہنچ سکتا ہے۔ اگر یہ شخص جو ہمیں تیری طرف بلاتا ہے تیری طرف سے ہی ہے تو کون تجھ سے بہتر

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

حقیقت حال کو جانتا ہے تو تُو ہمارے گناہ بخش اور ہماری آنکھیں کھول تا کہ ہم مخالفت اور انکار کی حالت میں نہ مریں ورنہ ہم سے اس ابتلاء کو دور کر کہ تو رحیم، قادر اور غفار ہے"۔

(نزول المسیح صفحہ ۹۷ تا ۱۰۷ مطبوعہ ۱۹۰۹ء)

پھر یہ دعا ہے: "اس مصیبت کے وقت ہم غریبوں کا علاج سوائے صبح کی دعا اور سحری کے رونے کے اور کچھ نہیں۔ اے خدا! اس سیہ دل کو کبھی خوش نہ کر جس کو احمد مختار کے دین کا فکر نہیں ہے"۔(برکات الدعا صفحہ ۳۲ مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

پھر عرض کرتے ہیں: "اے وہ کہ تجھ پر میرا سر، جان، دل اور ہر ذرہ قربان ہے، میرے دل پر اپنی رحمت سے اپنی معرفت کا دروازہ کھول دے۔ فلسفی دیوانہ ہے جو تجھے عقل کے زور سے ڈھونڈتا ہے۔ تیرا پوشیدہ راستہ عقلوں سے بہت دور ہے۔ تو اپنے عاشقوں کو دونوں جہان بخش دیتا ہے۔ لیکن تیرے غلاموں کی نظر میں دونوں جہان ہیچ ہیں۔ مہربانی کی نظر فرما تا کہ جنگ و جدل ختم ہو۔ مخلوقات تو تیرے دلائل کی کشش کی محتاج ہے۔ زلزلہ کے پردہ میں رحمت کا چشمہ جاری کر یہ تیرا گریہ وزاری کرنے والا بندہ کب تک غم میں جلا کرے"۔(چشمۂ مسیحی صفحہ ما قبل آخر)

پھر انجام بخیر ہونے کی دعا: "اگر خدا بندہ سے خوش نہیں ہے تو پھر اس جیسا کوئی حیوان بھی مردود نہیں۔ اگر ہم اپنے ذلیل نفس کو پالنے میں لگے رہیں تو ہم گلیوں کے کتوں سے بھی بدتر ہیں۔ اے خدا! اے طالبوں کے راہنما! اے وہ تیری محبت ہماری روح کی زندگی ہے تو ہمارا خاتمہ اپنی رضا پر کر تا کہ دونوں جہان میں ہماری مراد پوری ہو"۔ (آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۳۴)

پھر فرماتے ہیں: "ہم تو سب پیغمبروں کے غلام ہیں اور خاک کی طرح ان کے دروازہ پر پڑے ہیں۔ ہر وہ رسول جس نے خدا کا رستہ دکھایا ہماری جان اس راستباز پر قربان ہے۔ اے میرے خدا! ان انبیاء کے گروہ کے طفیل جن کو تو نے بڑے بھاری فضلوں کے ساتھ بھیجا ہے جیسے تو نے مجھے دل بخشا ہے مجھے معرفت بھی عطا فرما اور جب کہ تو نے جام دیا ہے تو شراب بھی عطا کر۔ اے میرے خدا! مصطفیٰؐ کے نام پر جس کا تو ہر جگہ مددگار رہا ہے اپنے لطف و کرم سے میرا ہاتھ پکڑ اور میرے کاموں میں میرا دوست اور میرا مددگار بن جا۔ اگرچہ میں خاک کی طرح ہوں بلکہ اس سے بھی کم تر لیکن میں تیری قوت پر بھروسہ رکھتا ہوں"۔(دیباچہ براہین احمدیہ حصہ اول۔ روحانی خزائن جلد اول صفحہ ۲۳)

پھر یہ دعا ہے: "محمدؐ کے عشق میں میرا سر اور میری جان قربان ہو۔ یہی میری خواہش، میری دعا ہے اور میرا دلی ارادہ ہے"۔ (توضیح مرام صفحہ ۲۳ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

"اے خداوند کریم! سینکڑوں مہربانیاں اس شخص پر کہ جو دین کا مددگار ہے۔ اگر کبھی آفت آئے تو اس کی مصیبت کو ٹال دے۔ اے خداوند قادر مطلق، اسے ایسا خوش رکھ کہ اس کی حالت اور سب کاروبار میں ایک جنت پیدا ہو جائے"۔(آئینہ کمالات اسلام ٹائٹل مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

پھر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "عبدالکریم کی خوبیاں کیوں کر گنی جا سکتی ہیں جس نے شجاعت کے ساتھ صراط مستقیم پر جان دی۔ وہ دین اسلام کا حامی تھا۔ اس کا خدا نے لیڈر نام رکھا تھا۔ وہ خدائی اسرار کا عارف تھا اور دین متین کا خزانہ۔ اگرچہ ایسے یکرنگ دوست کی جدائی سے دل کو تکلیف ہے لیکن ہم خداوند کریم کے فعل پر راضی ہیں۔ اے خدا اس کی قبر پر رحمت کی بارش نازل فرما اور نہایت درجہ فضل کے ساتھ اسے جنت میں داخل فرمادے۔ نیز ہمیں زمانہ کی بلاؤں سے محفوظ رکھ۔ اے قادر و رحیم خدا! تو ہی ہمارا سہارا ہے"۔

(اخبار البدر ۹/فروری ۱۹۰۶ء)

پھر فرماتے ہیں: "ہمیشہ دل غم میں ڈوبتا رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو بھی صحابہ (رضوان اللّٰه علیهم) کے انعامات سے بہرہ ور کرے۔ ان میں وہ صدق و وفا، وہ اخلاص اور اطاعت پیدا ہو جو صحابہ (رضوان اللّٰه علیهم) میں تھی۔ یہ خدا کے سوا کسی سے ڈرنے والے نہ ہوں۔ متقی ہوں کیونکہ خدا کی محبت متقی کے ساتھ ہوتی ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ"۔

(الحکم جلد ۴ نمبر ۴۶ صفحہ ۱ تا ۳۔ ۲۴/دسمبر ۱۹۰۰ء)

پھر آخر پر کشتیٔ نوح سے یہ اقتباس لیا گیا ہے جس میں وہ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و صفا سے حیران ہو جائیں اور تم پر درود بھیجیں۔ تم ایک موت اختیار کرو تا تمہیں زندگی ملے اور تم نفسانی جوشوں سے اپنے اندر کو خالی کرو تا خدا اس میں اترے۔ ایک طرف سے پختہ طور پر قطع کرو اور ایک طرف سے کامل تعلق پیدا کرو۔ خدا تمہاری مدد کرے۔ اب میں ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لئے مفید ہو اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ اور زمین اس نور سے روشن ہو جو تمہارے رب سے تمہیں ملے۔ آمین ثم آمین۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۸۵)

ہر گھر نمازیوں سے بھر جائے
اور ہر گھر میں تلاوت قرآن کریم ہو

امسال پاکستان کی مجلس مشاورت کی تجویز نمبر ایک کے الفاظ حسب ذیل تھے:

"سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ اس صدی سے پہلے پہلے ہر گھر نمازیوں سے بھر جائے اور ہر گھر میں تلاوت قرآن ہو۔ حضور انور کے اس ارشاد پہ عمل درآمد کے لئے مؤثر طریق کار وضع کیا جائے"۔

ہر چند کہ نماز باجماعت ایک اہم دینی فریضہ ہے اور اس کی اہمیت اور ادائیگی کے سلسلہ میں تفصیلی ارشادات موجود ہیں تاہم قیام نماز اور تلاوت قرآن کریم خالصۃً تربیتی امور ہیں جو مسلسل وعظ و نصیحت اور نگرانی کے محتاج ہیں۔ نیز جماعت میں روز افزوں اضافہ کے پیش نظر نئی صدی کے استقبال کے حوالہ سے حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں مزید ترغیب و تحریص اور یاددہانی کی ضرورت ہے۔

اس سلسلہ میں سب کمیٹی نے جو سفارشات تجویز کیں ان کا خلاصہ مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کی طرف سے روزنامہ الفضل ۲ر مئی ۲۰۰۰ء میں شائع ہوا ہے۔

ذیل میں ہم اس کے اہم نکات احباب جماعت کی راہنمائی کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ مختلف ممالک کی جماعتیں اس رہنمائی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہی خطوط پر اپنے اپنے ہاں حضور ایدہ اللہ کی مذکورہ خواہش کی تکمیل کے سلسلہ میں باقاعدہ ٹھوس پروگرام بنا کر مؤثر طور پر عملدرآمد کی توفیق پائیں گی۔

(۱) افراد جماعت میں قیام نماز (بالخصوص نماز باجماعت) اور تلاوت قرآن کریم کے لئے وعظ و نصیحت اور تذکیر کا نظام مؤثر بنایا جائے۔

(۲)...... جماعتوں میں درس، خطبات جمعہ اور تربیتی اجلاسات میں ان امور کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ نیز ایم ٹی اے سے بھی استفادہ کیا جائے۔

(۳)...... ہر سہ ماہی اصلاح و ارشاد کی طرف سے ہفتہ تربیت منایا جائے جس میں قیام نماز اور تلاوت قرآن کریم کے بارہ میں خصوصی توجہ دلائی جائے۔

(۴)...... جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران، نمائندگان شوریٰ اور والدین اور خاندان کے سربراہ اس سلسلہ میں اپنا ذاتی عملی نمونہ پیش کریں۔

(۵)...... حضور انور کے ارشاد کے مطابق ہر ماہ جماعتی مجلس عاملہ کے اجلاس میں نماز باجماعت کا تفصیلی جائزہ پیش کر کے آئندہ اصلاح احوال کے لئے ٹھوس مساعی کی جائے۔

(۶)...... جماعتوں میں تربیتی کمیٹیاں قائم کی جائیں جن میں سیکرٹری اصلاح و ارشاد کے ساتھ تینوں تنظیموں کے عہدیداران تربیت اور مقامی مربی/معلم شامل ہوں اور جائزہ کے مطابق نمازوں میں کمزور افراد سے انفرادی رابطے کئے جائیں اور انہیں نماز باجماعت کے عادی احباب کے سپرد کیا جائے۔

(۷)...... حتی الوسع نئی مساجد اور مراکز نماز کے قیام کی حوصلہ افزائی کی جائے تا کہ ہر فرد جماعت کی مرکز نماز تک رسائی آسان ہو۔ جہاں نمازوں کے مرکز نہ ہوں وہاں گھروں میں نماز باجماعت کو رائج کیا جائے۔

(۸)...... نماز کا شوق پیدا کرنے کے لئے نماز کا ترجمہ سکھایا جائے۔ نیز نوجوانوں کو نماز کی طرف راغب کرنے کے لئے جہاں تک ممکن ہو مراکز نماز کے ساتھ ایم ٹی اے، لائبریری اور In door Games کا اہتمام کیا جائے۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

ہونگی۔ اگر آپ کو یہ قبول نہیں تو میں کہتا ہوں مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ۔ اس کے سوا میرے پاس کوئی چارہ نہیں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پڑھ کر سنائے اور فرمایا کہ یہ تو لازماً مجھے پڑھنے ہی پڑیں گے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ استجابت دعا سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بندہ خدا کے قریب ہے یا نہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں کثرت سے ایسے گواہ موجود ہیں جنہوں نے اس عاجز کی دعاؤں کو کثرت سے قبول ہوتے دیکھا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے متعدد ایسے اقتباسات پڑھ کر سنائے جن میں دعا کے نتیجہ میں نشان کے طور پر مالی امداد پہنچنے، مقدمات سے نجات ملنے، مصائب سے مخلصی حاصل ہونے، بیماریوں سے اعجازی شفا عطا ہونے، مشکلات کے دُور ہونے، حاجات کے پورا ہونے وغیرہ امور کا نہایت ایمان افروز تذکرہ تھا۔ یہ نشان حضور علیہ السلام، آپؑ کے صحابہؓ اور غیر احمدی مسلمانوں اور بعض غیر مسلموں سے متعلق بھی ظاہر ہوئے۔ آخر پر حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا کا بھی ذکر فرمایا جس میں آپ نے بڑے درد کے ساتھ خدا تعالیٰ سے فریاد کی ہے کہ زمین اس کے موحد و راستباز بندوں سے ایسی بھر جائے جیسے سمندر بھرا ہوتا ہے۔ ☆☆......☆☆

عبقری وکیل

مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب مرحوم (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

(محمد داؤد ناصر)

مورخہ ۲۲/جولائی ۲۰۰۰ء کو محترم خواجہ سرفراز احمد صاحب کی اچانک المناک وفات کی خبر نے ششدر کردیا اور بے اختیار دل افسردہ اور آنکھیں نمناک ہوگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

خاکسار کا ان سے مورخہ ۲۱/جولائی ۱۹۹۶ء سے قریبی تعلق تھا جبکہ ہم تین مربیان مکرم طاہر احمد صاحب مربی ضلع سیالکوٹ، مکرم منیر احمد صاحب شمس مربی سلسلہ تربیت نومبایعین ضلع گوجرانوالہ وسیالکوٹ اور خاکسار محمد داؤد ناصر مربی سلسلہ چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی اور دیگر ۶ احمدی افراد مکرم محمد الٰہی صاحب، مکرم تصور احمد صاحب، مکرم محمد خان صاحب، مکرم جاوید احمد صاحب، مکرم تصور احمد صاحب، مکرم ماسٹر مبشر احمد صاحب ساکنان کوٹ ہرا ضلع گوجرانوالہ پر علی پور چٹھہ کے نواحی گاؤں کوٹ ہرا ضلع گوجرانوالہ میں وہاں کے چند مقامی شرپسند مخالفین نے مقدمہ 298/C درج کرادیا جس میں بعدازاں حکام بالا کی ملی بھگت سے صریحاً جھوٹے طور پر دفعہ 295/C توہین رسالت کا اضافہ کر دیا گیا۔ مکرم طاہر احمد صاحب اس وقت مربی ضلع گوجرانوالہ مکرم منیر احمد صاحب شمس مربی سلسلہ کوٹ ہرا اور خاکسار محمد داؤد ناصر مربی سلسلہ علی پور چٹھہ کے طور پر فرائض منصبی ادا کررہے تھے۔

اس مقدمہ کو شروع ہی سے مرکز کی ہدایت پر محترم خواجہ سرفراز احمد صاحب نے لیا اور اس پر بڑی محنت سے کام کا آغاز فرمایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ مقدمہ 295/C مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب ہی کے ذریعہ سید کاظم رضا شمسی ایڈیشنل سیشن جج وزیر آباد نے ۱۱/جون ۱۹۹۹ء کو خارج کردیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار اپنے مقدمہ کے دوران ہونے والی ایک عدالتی کارروائی کا ذکر کرنا چاہتا ہے جس میں مکرم خواجہ صاحب موصوف نے نہایت دلیرانہ انداز میں مکرم شاہد محمود اختر صاحب صدیقی، ڈسٹرکٹ جج گوجرانوالہ کے سامنے مقدمہ 298/C میں جھوٹے طور پر 295/C توہین رسالت کی شق بڑھانے کے خلاف درخواست دی اور اس پر بحث کی۔

مخالفین احمدیت نے اس مقدمہ میں اپنے پاس سے تین کتب اور بیعت فارم بھی عدالت میں پیش کئے کہ ان ملزمان نے ہمیں تبلیغ احمدیت کے ساتھ بیعت فارم اور درج ذیل تین کتب بھی دی ہیں۔ "(۱) ایک غلطی کا ازالہ (۲) سیرت حضرت مسیح موعودؑ از مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی (۳) کیا احمدی سچے مسلمان نہیں؟"۔

مخالفین کے وکیل نوید انور نوید سے جج صاحب نے پوچھا کہ یہ مقدمہ توہین رسالت میں کس طرح بدل گیا حالانکہ ان ملزمان پر توایف آئی آر میں صرف تبلیغ احمدیت کا الزام لگایا گیا ہے جو کہ مقدمہ 298/C بنتا ہے۔ تو اس پر نوید انور نوید صاحب نے جواباً کہا کہ انہوں نے جو لٹریچر دیا ہے اس میں توہین رسالت کے فقرات ملتے ہیں۔

اس پر مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب نے کہا کہ جناب جج صاحب آپ بذات خود ان تینوں کتب اور بیعت فارم کا مطالعہ کر کے دیکھیں۔ اگر تو ان میں آپ کو بھی توہین رسالت کے فقرات نظر آجائیں تو ہمیں جو مرضی سزا دیں۔ ہم جیلوں میں جانے اور جانیں قربان کرنے سے ڈرنے والے نہیں ہیں۔

نیز خواجہ صاحب نے کہا کہ احمدی اور توہین رسالت کا آپس میں کوئی دور کا بھی تعلق نہیں اور نہ ہی کوئی احمدی ایسا سوچ سکتا ہے۔

کسی کا گالیاں نکالنا توہین ہوا کرتی ہے جیسا کہ راج پال نے اپنی کتاب میں کی ہے لیکن جو شخص یہ کہے کہ میں محمدؐ کے عشق میں فنا ہو گیا ہوں اور گویا کہ میں وہ ہو گیا ہوں یہ تو فنافی الرسول کا مقام ہے، یہ تو کمالِ عشق کی مثال ہے۔ اس کو توہین رسالت قرار دینا کہاں کی دیانت داری ہے۔ اس طرح تو بیشمار بزرگان امت جنہوں نے فنافی الرسول کا دعویٰ کیا وہ تمام کے تمام توہین رسالت کے مرتکب ٹھہریں گے۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعودؑ اور تمام دنیا میں بسنے والے تمام احمدی حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کو افضل الرسل مانتے ہیں اور آخری صاحب شریعت نبی مانتے ہیں اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو ان کی امت میں ان کا غلام اور ادنیٰ چاکر مانتے ہیں۔ حالانکہ آپ اور باقی تمام مسلمانوں کے فرقے حضرت عیسیٰؑ نبی اللہ کا آسمان سے آنا مانتے ہیں۔ ہم تو پھر بھی امت کے اندر سے ایک امتی وجود کے آنے کو تسلیم کرتے ہیں جو آچکا۔ بس یہی ہمارا عقیدہ، ایمان اور یقین ہے۔ اب آپ جو چاہیں فیصلہ فرمائیں آپ کی مرضی ہے۔

اس پر مخالف وکیل نوید انور نوید سیخ پا ہو کر بولے کہ جناب جج صاحب خواجہ صاحب بھی یہاں کورٹ میں اس جرم کے مرتکب ہو رہے ہیں جو ان ملزموں پر ہے یعنی احمدیت کی تبلیغ کررہے ہیں۔ اس پر مکرم شاہد محمود اختر صدیقی صاحب ڈسٹرکٹ سیشن جج نے نوید انور نوید کو ڈانٹ کر کہا کہ آپ خاموش رہیں۔ میں خواجہ صاحب کی بات پوری نہیں سنوں گا تو فیصلہ کیسے کروں گا؟

اس گفتگو کے دوران ڈسٹرکٹ سیشن کورٹ میں جج صاحب کا کمرہ پولیس اہلکاروں، وکلاء اور عوام الناس سے بھرا ہوا تھا۔ مکرم خواجہ صاحب کی وضاحتی تقریر ایسی پرجوش اور ایمان افروز تھی کہ ہال میں سناٹا طاری تھا اور سب خواجہ صاحب کی گفتگو بڑے انہماک سے سن رہے تھے اور ایک عجیب محویت کا عالم تھا جسے حروف کا جامہ پہنانا مشکل ہو رہا ہے۔ اسے صرف وہی محسوس کر سکتا ہے جو وہاں موجود تھا۔

جج صاحب نے مخالف وکیل کو خاموش کرواکر خواجہ صاحب کو مزید وضاحت کے لئے وقت دیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے مخالف وکیل کو سب کے سامنے شرمسار ہونے پر مجبور کردیا۔ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِی۔

محترم خواجہ صاحب نے جج صاحب سے کہا کہ آپ از خود لٹریچر کا مطالعہ کر کے صحیح فیصلہ کریں تو انہوں نے کہا کہ میں اس معاملے میں خالی الذہن ہوں اور میرے پاس ایسا پہلا کیس آیا ہے اور آپ کو پتہ ہے کہ خالی بوتل میں پانی ڈال دیا جائے تب بھی بھر جائے گی اور اگر اس میں شراب ڈال دی جائے تب بھی بھر جائے گی۔

اس بحث کے دوران سہ پہر کے تین بج گئے۔ ان دنوں عدالت بند ہونے کا وقت بھی یہی تھا لہٰذا مکرم خواجہ صاحب نے کہا کہ میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی، وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اگلی تاریخ ڈال دیں اور یوں یہ مسحور کن گفتگو اس دن اختتام پذیر ہوئی۔

ہم سب کے دل خواجہ صاحب کی بے باک اور دلیرانہ بحث سن کر قوت ایمانی سے سرشار تھے اور خواجہ صاحب عدالت سے باہر تشریف لائے تو وہاں پر موجود سب لوگ کیا اپنے اور کیا غیر سب مکرم خواجہ صاحب کی اس دلیرانہ گفتگو کی وجہ سے ان کو حیرت سے دیکھ رہے تھے کہ یہ کس شان کا آدمی ہے۔

یہی مقدمہ بعد ازاں تحصیل وزیر آباد کے ایڈیشنل سیشن جج صاحب کے پاس منتقل ہو گیا۔ اس طرح ایک دن خواجہ صاحب اسی کیس کے سلسلہ میں وزیر آباد تشریف لائے تو مکرم میاں غلام احمد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کے گھر تشریف لائے تو محترم میاں صاحب نے فرمایا کہ خواجہ صاحب آج آپ کی دعوت کرنی ہے۔ اس پر خواجہ صاحب جوش میں آگئے اور فرمانے لگے یہاں میری کوئی دعوت وغیرہ نہیں ہوگی۔ میں صرف ایک کپ چائے پیوں گا کیونکہ مجھے فوری طور پر ایک اور جماعتی مقدمہ کی پیروی کے لئے لاہور ہائی کورٹ جانا ہے۔ نیز فرمانے لگے کہ میرے احمدی بھائی جیلوں میں پڑے اذیتیں اٹھا رہے ہیں اور میں بیٹھا دعوتیں کھاتا رہوں، ہرگز نہیں۔

پھر خاکسار کو کیس کے سلسلے میں چند ٹکٹ خریدنے کے لئے ڈاکخانہ بھجوایا تو فوراً مجھے واپس بلوا کر کہنے لگے داؤد پیسے تم نہیں میں دوں گا اور مجھے اپنی جیب سے رقم دے کر ٹکٹ لینے کے لئے بھجوایا۔

آپ کی طبیعت میں شستہ مزاح بھی تھا۔ چنانچہ اس دن پاس بیٹھے ہوئے مکرم میاں زاہد احمد صاحب ایڈووکیٹ وزیر آباد سے کہنے لگے او میاں یہ اپنا پیٹ ذرا چھوٹا ہی رکھو (وہ ذرا موٹے تھے) کیونکہ جماعتی کاموں میں پھرتی سے کام کرنا پڑتا ہے اور موٹا پیٹ اور جسم اس میں روک بنتا ہے۔ اپنے آپ کو جماعتی مقدمات کے لئے تیار کرو اور جماعتی مقدمات پر ہونے والے اخراجات حتی الوسع خود برداشت کرو۔

مکرم خواجہ صاحب کے توکل علی اللہ کا ایک اچھوتا انداز تھا۔ ایک دفعہ ایک دوست نے ان سے پوچھا کہ خواجہ صاحب آپ تو ہر وقت جماعتی مقدمات کے سلسلہ میں مصروف نظر آتے ہیں تو آپ کا ذاتی خرچ کیسے چلتا ہے؟ اس پر فرمانے لگے کہ دیکھو میاں مجھے یہ بتاؤ کہ یہ جماعت جھوٹی ہے یا سچی؟ اگر تو واقعی سچی خدا کی جماعت ہے تو میں اللہ کے کاموں میں مصروف رہتا ہوں تو میرا اللہ مجھے کیوں بھوکا رکھے گا۔

فرمانے لگے کہ میں جماعتی مقدمات اور دیگر جماعتی کاموں میں مصروفیات کی وجہ سے کئی کئی دن سیالکوٹ کچہری میں اپنے دفتر نہیں جا سکتا مگر جب جاتا ہوں تو لوگ پیسوں سے تھیلیاں بھر کر بیٹھے ہوتے ہیں کہ خواجہ صاحب آئیں گے تو اپنے مقدمات کے سلسلے میں پیش کریں گے۔

گزشتہ مجلس مشاورت ربوہ پاکستان ۲۰/مارچ ۲۰۰۰ء کو دارالضیافت میں خاکسار کی ان سے ملاقات ہوئی تو بہت ہی پیار اور شفقت کے ساتھ اپنے بیٹے کی طرح رات گئے تک نہایت ہی خوشگوار موڈ میں کئی تاریخی اور دلچسپ واقعات سنائے جن میں سے ایک بات یہ تھی کہ فرمانے لگے کہ جب سیالکوٹ میں مجھ پر نام نہاد مُلّاں اسلم قریشی نے قاتلانہ حملہ کیا تو بار ایسوسی ایشن سیالکوٹ نے ہڑتال کر دی۔ اسلم قریشی پر مقدمہ درج ہو گیا تو سیالکوٹ میں کوئی وکیل اسلم قریشی کے مقدمہ کی پیروی کے لئے تیار نہ تھا۔

خاکسار نے یہ چند واقعات مکرم خواجہ صاحب کی یاد میں لکھے ہیں جو میرے ذہن پر نقش ہیں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس عظیم نافع الناس وجود کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور جماعت میں ایسے نافع الناس زیرک اور عبقری وکیل پیدا فرماتا چلا جائے اور محترم خواجہ صاحب کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

بقیہ:خطاب جلسہ سالانہ یوکے از صفحہ نمبر ۴

میری طرف متوجہ ہوگئے اور کہنے لگے فرمایئے حافظ صاحب کیا ارشاد ہے۔ میں نے عرض کیا کہ شرائط مباحثہ میں یہ بھی ایک شرط مرقوم ہے کہ مباحثین کے سوا جو بولے گا وہ مجلس مباحثہ سے نکال دیا جائے گا۔ میں نے کہا میں نکلنے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ یہ عرض سن لی جائے۔ چونکہ اس وقت بفضل خدا میری وزیر آباد میں ایسی حیثیت نہ تھی کہ کوئی مجھ کو مجلس مباحثہ سے نکالنے کی جرأت کرتا۔ سب نے کہا فرمایئے۔ میں نے کہا جب ہم سے بار بار یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ کوئی قطعیۃ الدلالت استدلال حیات مسیح پر پیش کیا جائے تو چاہئے تھا کہ ایسا استدلال پیش کیا جاتا۔ جب کوئی ایسا استدلال موجود نہیں پھر ناحق کی ضد پر اڑے رہنا میرے نزدیک کوئی انصاف نہیں۔ پس میں نے اتنی بات کرنی تھی۔ اب فرماؤ تو میں چلا جاؤں۔ سب نے کہا نہیں بیٹھیں۔

اس کے بعد پہلا اجلاس برخواست ہوگیا اور مولوی صاحبان کھانا کھانے کے لئے ایک اہلحدیث کے ہاں گئے۔ راستہ میں مَیں بھی اہلحدیث مولویوں کے ساتھ ہوگیا۔ مولوی ہدایت اللہ نے چیں بجبیں ہوکر فرمایا کہ تم نے ایسی بات مجلس میں کیوں کی۔ تم نہیں جانتے کہ قطعیۃ الدلالت استدلال حیات مسیح پر کوئی نہیں۔ مگر یہ نزول کی حدیثیں اور بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر چڑھ گئے اور زندہ موجود ہیں۔ میں نے کہا جب قطعیۃ الدلالت کوئی استدلال نہیں ہے تو خواہ مخواہ کی ضد کیوں؟ پس مولوی صاحب میری سمجھ میں تو یہی آیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ وفات پاگئے ہیں۔

کھانا کھانے کے بعد ہمارے مولویوں نے عام طور پر یہ کہنا شروع کردیا کہ حافظ غلام رسول تو مارا گیا۔ چنانچہ سارے شہر میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ حافظ غلام رسول مرزائی ہوگیا ہے۔ بس یہ عام چرچا شروع ہوگیا۔ میں نے کہا نہ میں مرزائی ہوں اور نہ میں نے مرزا صاحب کی بیعت کی ہے مگر میں یہ مانتا ہوں کہ یہ جو قرآن مجید موجود ہے اس میں عیسیٰ آسمان پر نہیں گیا بلکہ جس طرح قرآن میں بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ موجود ہے اسی طرح مسیح کا رفع الی اللہ مانتا ہوں۔ جس طرح حدیث میں نزول ہے اسی طرح مانتا ہوں۔ ابھی تک تو جو میرے دوست میرے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے یا نشست برخواست تھی وہ تو میرے ساتھ ہی رہے اس لئے کہ میں نے ابھی حضرت مرزا صاحب کی بیعت نہیں کی تھی۔ خیر ان دنوں ایک پیرزادے بٹالہ کے جن کا نام غالباً پیر ظہور حسین تھا۔ وزیر آباد ثمن راجگان میں بغرض میرے ساتھ مباحثہ کرانے کے بلائے گئے۔ وہ بے شک قرآن خوش الحانی سے پڑھا کرتے تھے مگر وہ بھی یہ استدلال نہیں جانتے تھے۔ ان کے ساتھ میرا مباحثہ اس ثمن مذکور میں قرار پایا۔ مگر پیر صاحب تو چند منٹوں میں ایسے گھبرائے کہ موسم سرما میں عرق بجبیں ہوگئے۔ راجہ صاحب جو شہر کے رئیس اعظم تھے، انہوں نے سمجھا کہ پیر صاحب کی دال تو نہیں گلتی۔ انہوں نے فوراً مباحثہ بند کرا دیا اور کہہ دیا کہ یہ فقیر لوگ ہیں، صوفی لوگ ہیں ان کو مباحثات سے کیا غرض ہے۔ خیر یہ قصہ بھی ختم ہوا۔ اب انہوں نے اور ایک مولوی صاحب نامی فضل الدین گجرات سے منگوائے۔ وہ تو میرے پہلے ہی واقف بلکہ دوست تھے۔ جب ان کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا گیا کہ حافظ غلام رسول سے مباحثہ کرنا چاہئے تو انہوں نے جواب دیا کہ اب یہ معاملہ ملتوی کرنا چاہئے کیونکہ اس میں پیر ظہور حسن صاحب بٹالوی کی ہتک ہے۔ لوگ کہیں گے لو جی پیر صاحب سے مباحثہ نہیں ہوسکا تو اب مولوی فضل الدین کو بلوایا ہے۔ یہ معاملہ بھی رفع دفع ہوگیا مگر شہر میں آگ لگ چکی تھی۔ اس لئے نئے نئے شاخسانے شروع ہوگئے۔ میں اپنی مجلس میں یہی کہتا تھا کہ لوگ ناحق کے جھگڑے لے بیٹھے ہیں۔ میرے ساتھ مخالفت شروع کردی ہے۔ میں تو حضرت عیسیٰ کا رفع جیسا قرآن میں ہے مانتا ہوں۔ چنانچہ ایک شخص ''اللہ والا'' نام میرے ہم نشینوں میں سے تھا۔ اس نے پھر راجہ عطاء اللہ خاں صاحب سفیر کابل سے کہا کہ حافظ صاحب تو کہتے ہیں میں سب کچھ مانتا ہوں جو قرآن و حدیث میں آیا ہے۔ راجہ صاحب نے کہا پھر بلاؤ ان کو ہمارے سامنے آکر اقرار کریں۔ بہت خوشی کی بات ہے۔ چنانچہ وہ شخص مجھے ساتھ لے گیا اور شہر میں منادی کرادی۔ چنانچہ ہر مذہب و ملت کے آدمی رات کے آٹھ بجے ثمن میں جمع ہوگئے۔ (ثمن راجگان راجوری۔ جموں کے ایک مسلمان راجے کے مکان کا نام ہے جو وزیر آباد میں جانب شمال برلب پلکھو واقع ہے)۔ ہزاروں آدمی تھے۔ مجھ سے کہا گیا کہ حافظ صاحب جو ''اللہ والا'' کہتا ہے سو سچ ہے؟ میں نے کہا ہاں سچ ہے۔ کہنے لگے پھر کھڑے ہوکر سب لوگوں کو سنا دیں۔ اب میں نے کھڑے ہوکر سب لوگوں کو السلام علیکم کہا۔ پھر کہا کہ میری ایک بات سن لیں۔ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جو قرآن مجید میں آیا ہے اور جیسا حدیث شریف میں نزول مسیح لکھا ہے مانتا ہوں۔ جو نہیں مانتا اس کو میں بے ایمان جانتا ہوں۔ میرا اتنا کہنا تھا کہ تالی بجنی شروع ہوگئی اور ہر طرف سے مبارک مبارک کی آواز آنے لگی۔ میں جانتا تھا کہ اس فقرہ کا کیا مطلب ہے اور اس مجلس میں کوئی نہ جان سکا۔ مگر میری برادری کا ایک شخص حکیم سلطان علی نامی تھا جو میری باتوں کو سمجھتا تھا۔ میں نے کہا اگر وہ ہے تو سمجھ گیا ہوگا۔ خیر میں تو اتنا کہہ کر جلدی سے نکل گیا۔ بعد میں اس حکیم مذکور نے راجہ صاحب کو کہا۔ راجہ صاحب! یہ تو سب کی آنکھوں میں مٹی ڈال کر چلا گیا ہے۔ راجہ صاحب نے پوچھا کہ کیا ہوا۔ ان کو بلاؤ۔ میں اس کی تشریح کراتا ہوں۔ اتنے میں مَیں تو ثمن کا خارجی دروازہ نکل چکا تھا۔ اب بازار کا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ نکل گیا کیونکہ میں جانتا تھا کہ میرا تعاقب کریں گے۔ مگر خیر میں گھر پہنچ گیا۔ صبح ابھی نماز سے فارغ ہی ہوا تھا کہ راجہ صاحب کا ایک خاص گماشتہ میرے پاس پہنچا اور کہا کہ راجہ صاحب فرماتے ہیں کہ جو لفظ تم نے رات برسر اجلاس کہے تھے وہ ہمارے لئے تسلی بخش نہیں۔ تم مرزا صاحب کو کافر کہو۔ میں نے کہا میں کیوں کافر کہوں؟ اس نے کہا چونکہ سارے مولوی مرزا صاحب کو کافر کہتے ہیں اس لئے تم بھی کہو۔ میں نے کہا چونکہ مولوی مرزا صاحب کو کافر کہتے ہیں اس لئے میں بھی ان...... کو کافر کہتا ہوں۔ میری مراد ''اُن'' کے لفظ سے مولوی تھے۔ خیر یہ سن کر خوش ہوکر وہ شخص راجہ صاحب کے پاس چلا گیا۔ وہ معاملہ پھر حکیم مذکور کے سامنے پیش ہوا۔ اس نے کہا لو اور اندھیر مچ گیا اس نے تو مولویوں کو کافر کہا ہے۔ یہ واقعہ جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور میں پیش کیا تو حضور کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ فرمایا کہ آپ نے خوب وقت شناسی کی۔

آمدم برسر مطلب۔ غرض تیسری دفعہ پھر راجہ صاحب کا گماشتہ میرے پاس پہنچا۔ چونکہ اس گفتگو میں تین دن گزر چکے تھے۔ کچھ میرا دل بھی دلیر ہوگیا۔ پھر اس نے یہی سوال کیا کہ مرزا صاحب کو اس طرح کہو کہ میں مرزا صاحب کو کافر جانتا ہوں۔ پھر تو میں نے صاف کہہ دیا کہ مرزا صاحب کو جو کافر کہتے ہیں میں ان سب کو کافر کہتا ہوں۔ اب تو اس بناء پر اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وہ مجھ سے ناامید ہوگئے اور میں ان سے ناامید ہوگیا۔ اب تو سارے شہر نے اتفاق کرکے حافظ عبدالمنان صاحب اہلحدیث کے سرگروہ سے مشورہ کرکے مجھ پر دیوانی اور فوجداری مقدمے اس بنا پر دائر کئے کہ اب یہ کافر ہوچکا ہے۔ اس کا مال لُوٹ لینا یا جھوٹ بول کر چھین لینا جس طرح بھی ہوسکے اس کو نقصان پہنچانا موجب ثواب ہے''۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ آجکل کے پاکستان کے بدبخت مولویوں کا بھی یہ عقیدہ ہے۔ یہی کچھ ہو رہا ہے وہاں۔ حیرت انگیز بات ہے کہ آنحضرت ﷺ سے کتنی دور جا پڑے ہیں کہ جھوٹ بول کر مال چھین لینا، جھوٹے وعدے دے کر ان کی چیزیں قبول کرکے پھر ان کو واپس نہ کرنا موجب ثواب ہے۔'' چنانچہ میرے پر ہر قسم کے اتہامات لگائے گئے اور مقدمے کئے گئے جس کی تفصیل موجب تطویل ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میرے مکان جو میں نے اپنی گرہ سے بنوائے تھے اور میرے نام ہی اینٹوں کی فروخت اور لکڑی کی فروخت درج تھی سب کچھ انہوں نے جھوٹ بول کر میرے سے چھین لئے۔

اسی دوران میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس وقت الہام ہوا جب مولوی عبدالکریم صاحبؓ خطبہ میں لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ پڑھ رہے تھے۔ ''وزیر آباد پر لعنت پڑی''۔ یہ میرے پر مقدمہ کرنے کی بدولت جو مخالفوں نے جھوٹ بول بول کر نقصان پہنچایا، الہام ہوا تھا۔ جب میرے مکان چھینے گئے تو مجھے الہاماً فرمایا گیا۔ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا اور وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جَاهَدُوْا وَصَبَرُوْا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ...... آخر نتیجہ یہ ہوا کہ اب اللہ تعالیٰ نے مجھے قادیان میں سب کچھ عطا کردیا۔ خدا نے مکان بھی دیا۔ اولاد بھی دی۔ اور میں اب تک زندہ موجود ہوں اور اسّی سال یا کچھ زائد عمر ہوچکی ہے۔ اور میرے مخالفین مقدمہ کرنے والے جو بعض نوعمر تھے بمعہ عیال اطفال تباہ ہوچکے ہیں اور بعض ذلت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ (روایات صحابہ رجسٹر نمبر ۱۱۔ صفحہ ۲۳۶ تا ۲۴۴)

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۰ء کے موقع پر عالمی بیعت کا ایک روح پرور منظر

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۰ء پر سامعین کا ایک اور منظر

جلسہ سالانہ یوکے اور اسلام آباد کے بارہ میں

بعض معززین کے تأثرات

(رپورٹ :ابو عکاشہ)

Deputy Lord Mayor of Bradford
Cllr:Mrs. Phyllis Petit

نے ایم ٹی اے پر انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اتنی لمبی مسافت طے کرکے اسلام آباد میں میرے آنے کی اولین غرض یہ تھی کہ میں یہ ضروری سمجھتی ہوں کہ آج اس عظیم تقریب کے موقع پر بریڈفورڈ کی نمائندگی کر سکوں ۔دوسرا میں ان خدمات کے لئے بیحد ممنون ہوں کہ جو بریڈفورڈ کی مختلف رنگ و نسل اور عقائد رکھنے والی آبادی کے اس شہر کے لئے آپ کی کمیونٹی نے سرانجام دئے ہیں ۔خاص طور پر لارڈ میئر کی اپیل پر جس طرح بریڈفورڈ کی احمدیہ کمیونٹی نے تعاون کیا وہ قابل ستائش ہے۔جہاں تک اسلام آباد کا تعلق ہے بلاشبہ میرے لئے یہ حیران کن تجربہ ہے کہ اس قدر مختلف رنگ و نسل کے ہجوم کو مَیں یہاں اکٹھا دیکھ رہی ہوں۔

☆......☆......☆

کونسلر شیراز مرزا

Mayor of Kingston Royal Borough

جو کسی رائل برو کے پہلے ایشین اور مسلمان میئر ہیں۔انہوں نے کہا کہ میں پہلی بار یہاں آیا ہوں اور بے شمار لوگوں کے اجتماع کو دیکھ رہا ہوں جو دوستانہ اور برادرانہ ماحول میں ہو رہا ہے۔ ہر کوئی خوش اخلاقی سے پیش آ رہا ہے۔ مختلف ممالک کے مندوبین اپنے ملکی لباسوں میں ملبوس نظر آتے ہیں۔یہ رنگارنگ ماحول ساری دنیا کو اکٹھا کرنے کی ایک کامیاب کوشش ہے جس سے جماعت احمدیہ عہدہ بر آ ہو رہی ہے۔میری انتہائی خوشی ہے کہ میں اس تقریب میں شامل ہوا ہوں۔

☆......☆......☆

گیمبیا سے آئے ہوئے وہاں کے امیر جماعت نے جلسہ سالانہ کے بارہ میں تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

الحمدللہ حاضری گزشتہ سالوں کی نسبت بہت آگے نکل چکی ہے۔جو بات خاص طور پر ہر فرد پر اثر انداز ہے وہ یہ ہے کہ انٹرنیشنل طور پر برادرانہ ماحول کے عظیم الشان نظارے دیکھنے میں آتے ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ میں اس شاندار اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

☆......☆......☆

گیمبیا کی جماعت کے جنرل سیکرٹری صاحب نے فرمایا میں پہلی بار آیا ہوں ۔ میں نے جلسہ کو بہت مفید پایا ہے ۔اس کا پروگرام بہت علمی ہے اور برادرانہ ماحول کا نظارہ قابل دید ہے۔ ہر کوئی ایک دوسرے کے ساتھ بھائیوں کی طرح مل رہا ہے ۔ کہیں بھی کسی قسم کی اجنبیت محسوس نہیں ہو رہی۔

☆......☆......☆

گیمبیا کے نائب امیر و پرنسپل طاہر سیکنڈری سکول نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر بہت نظم و ضبط دیکھ رہا ہوں۔ ساری دنیا سے احمدی احباب تشریف لائے ہیں اور سب سے اہم خوبی ان میں یہ پائی جاتی ہے کہ وہ خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں ۔ یہ طریق ان کے رگ وریشہ میں پایا جاتا ہے۔

☆......☆......☆

مبلغ سلسلہ گیمبیا نے فرمایا کہ وہ یہاں آکر بہت خوشی محسوس کرتے ہیں ۔ ہر چیز ماشاءاللہ بہت عمدگی سے طے پا رہی ہے۔

صدر مجلس انصاراللہ گیمبیا نے فرمایا کہ میں پہلی بار آیا ہوں جو میں دیکھ رہا ہوں وہ میرے تصور سے باہر ہے ۔ اعلیٰ قسم کا نظم وضبط نظر آتا ہے ۔ ایم ٹی اے کا نظام بہت احسن رنگ میں چل رہا ہے۔

☆......☆......☆

ہونسلو کے علاقہ کے مسٹر گرو (ایجوکیشنسٹ) ، مسٹر اوپل (چیف ایگزیکٹو آف کمیونٹی آفیئرز) اور مسٹر مہاجن، جلسہ کے انتظامات اور رونق دیکھ کر بہت متاثر ہوئے کہ ہر چیز میں نظم وضبط ہے ۔ سب لوگ محبت اور خلوص سے آپس میں مل رہے ہیں اور بہت اچھے رنگ میں مہمان نوازی ہو رہی ہے۔

☆......☆......☆

Mr.Simon Hueugh M.P.
Spoksman Libral Democratic Party

نے جلسہ سالانہ کے بارہ میں بتایا کہ یہ بہت اہم تقریب ہے ۔ میں پہلے بھی آچکا ہوں ۔ بڑی کثرت سے ساری دنیا سے مندوبین شامل ہوتے ہیں۔اس جلسہ پر حاضری ۲۰ سے ۲۱ ہزار تک متوقع ہے ۔ مسٹر سائمن ایم پی نے کہا کہ وہ انسانی حقوق خاص طور پر مذہبی آزادی کے علمبردار ہیں ۔ مجھے افسوس ہے کہ بہت سے ملکوں میں انسانی حقوق کو پامال کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے خاص طور پر پاکستان میں احمدیوں کے مذہبی حقوق کا ذکر کیا کہ وہ کس حد تک متاثر چلے آ رہے ہیں۔انہوں نے ایسی حکومتوں سے خواہش کا اظہار کیا کہ وہ ان امور کا احساس کریں گی۔

☆......☆......☆

Hon: Tony Coleman M.P. Putny

نے کہا کہ وہ یہاں آکر بہت خوش ہوئے ہیں۔انہیں اس بات سے بیحد خوشی ہوئی کہ جس علاقہ کے وہ ممبر پارلیمنٹ ہیں اس علاقہ میں جماعت کے خلیفہ رہتے ہیں ۔ اور مرٹن بارو جہاں سات سال تک وہ لیڈر آف دی بارو رہے ہیں وہاں نئی مسجد تعمیر ہو رہی ہے ۔حضور ایدہ اللہ کے بارہ میں انہوں نے کہا کہ وہ کرہ ارض پر نہایت زیرک انسان ہیں ۔ میں ان کے علم سے بے حد استفادہ کرتا ہوں اس لئے مجھے انتہائی خوشی ہے کہ میں اپنا کچھ وقت یہاں گزار رہا ہوں۔

انہوں نے بتایا کہ میں نے ہاؤس آف کامنز میں احمدیوں کو جو پاکستان میں ایذارسانی کی پالیسی چل رہی ہے اس پر اپنی فکر مندی کا اظہار کیا تھا۔مجھے امید ہے کہ دنیا بھر کے لوگوں میں خاص طور پر اقوام متحدہ میں اس کے بارہ میں احساس بیدار ہو گا۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ مذہبی آزادی کے قائل ہیں اور اس کے لئے ہر جگہ آواز اٹھاتے رہیں گے ۔انہوں نے اس ضمن میں پاکستان کے دورہ کا بھی ذکر کیا جبکہ وہ چیف ایگزیکٹو اور اس کی کابینہ کے ارکان سے ملے تھے اور احمدیوں پر کئے جانے والے جور و ستم کے بارہ میں اپنی فکر مندی کا اظہار کیا تھا۔انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ اس کے باوجود حکومت پاکستان کے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

انہوں نے کہا کہ میں اس مسئلہ کا بار بار اعادہ اس لئے کرتا ہوں کہ احمدیوں کی تکالیف نظرانداز نہ ہو جائیں ۔انہوں نے اپنے ربوہ کے دورہ کے بارہ میں تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے وہ جگہ دیکھی ہے جہاں آپ کا جلسہ ہوا کرتا تھا۔ مجھے امید ہے کہ وہاں پھر سے اپنا جلسہ کر سکیں گے۔

☆......☆......☆

Ministery Of Information
Ivory Coast

کے نمائندے نے بتایا کہ وہ جلسہ سالانہ پر باقاعدگی سے آتے ہیں اور یہ ان کا ساتواں وزٹ ہے۔ ہم ایک گروپ کی صورت میں یہاں آئے ہیں اور جلسہ دیکھ رہے ہیں اور حضور سے بہت کچھ سیکھ رہے ہیں۔ حضور بہت اہم شخصیت ہیں۔ ہم ان کی ملاقات کے شیدائی ہیں ۔ جماعت احمدیہ ہسپتالوں، ڈسپنسریوں اور سکولوں کی صورت میں آئیوری کوسٹ کے عوام کی خدمت کر رہی ہے۔

☆......☆......☆

اسی طرح صدر مملکت آئیوری کوسٹ کے مشیر اور مذہبی امور کے وزیر نے بتایا کہ وہ یہاں آکر بہت خوش ہیں کہ جماعت احمدیہ منظّم طریقے سے جلسہ کا اہتمام کر رہی ہے ۔ بہت سے لوگ یہاں آئے ہوئے ہیں ۔ اس ماحول کو دیکھ کر ہمارا جی چاہتا ہے کہ ہم بار بار یہاں آئیں۔

☆......☆......☆

Borough Commander of Hounslow

مسٹر مائیکل برائین اور ان کی بیوی لنڈا جلسہ سالانہ دیکھنے کے لئے تشریف لائے تھے ۔ انہوں نے کہا کہ میرے جماعت احمدیہ ہونسلو کے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہیں ۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ میں اپنی بیوی کے ہمراہ اس بہت اہم دن حاضر ہوا ہوں اور سب دیکھ رہا ہوں کہ جملہ انتظامات بہت شاندار ہیں اور کسی قسم کی مشکل نظر نہیں آتی۔

☆......☆......☆

Hon: Tom Cox M.P.

نے بتایا کہ وہ سال بسال جو یہاں آتے ہیں اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان کی Constituency میں بہت سے ممبران احمدی ہیں۔اس لحاظ سے میرا ان کے ساتھ گہرا دوستانہ تعلق استوار ہے ۔ جہاں تک اس جلسہ کا تعلق ہے میں اس سے بہت متاثر ہوں۔ بہت سے لوگ دنیا بھر سے آئے ہوئے تھے اور باقی دنوں میں بھی دنیا بھر کے نمائندگان کی تعداد اور بڑھے گی۔اور وہ یہاں آکر بڑے فخر سے اس کامیاب اجتماع کا نظارہ کریں گے ۔ یہ بہت خوبصورت اور فخریہ تقریب ہے۔ باہر سے بھی نظارہ قابل دید ہے اور اندر سے بھی اسی طرح خوبصورت ہے۔

مسٹر ٹام کاکس نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی کتاب "Revelation ,Rationality, Knowledge & Truth" پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا یہ سپریم ہیڈ کی معرکۃ الآراء کتاب ہے۔ ہر آدمی اور ہر عورت چاہے وہ کسی بھی شعبہ یا مقام سے متعلق ہو یہ کتاب اس کے ذہن کو غذا بخشتی ہے۔ یہ کتاب دنیا بھر میں بڑی کثرت سے پھیل چکی ہے۔اور پڑھی جا رہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ اور بھی پڑھی جائے گی کیونکہ اس کتاب کے مضمون کا تعلق کسی وقت اور زمانے سے خاص نہیں ہے بلکہ یہ کتاب آئندہ سو سال کی ضروریات کو بھی پورا کرے گی۔

☆......☆......☆

انوار قرآنی کے حصول کی عارفانہ راہ

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ؓ رقمطراز ہیں :

"حضرت مسیح موعودؑ کی ہمیشہ سے عادت تھی کہ جب وہ اپنے کمرے یا حجرے میں بیٹھتے تو دروازہ بند کر لیا کرتے تھے۔ یہی طرز عمل آپ کا سیالکوٹ میں تھا۔ لوگوں سے ملتے نہیں تھے۔ جب کچہری سے فارغ ہو کر آتے تو دروازہ بند کرکے اپنے شغل اور ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاتے .... بعض لوگوں کو یہ ٹوہ لگی کہ یہ دروازہ بند کرکے کیا کرتے رہتے ہیں۔ ایک دن ٹوہ لگانے والوں کو حضرت مسیح موعودؑ کی اس مخفی کارروائی کا سراغ مل گیا اور وہ یہ تھا کہ آپؑ مصلّی پر بیٹھے ہوئے قرآن مجید ہاتھ میں لئے دعا کر رہے ہیں۔ "یا اللہ تیرا کلام ہے۔ مجھے تو تو ہی سمجھائے گا تو میں سمجھ سکوں گا"۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ جلد اول نمبر دوم صفحہ ۱۲ مطبوعہ ہندوستان سٹیم پریس لاہور۔ ستمبر ۱۹۱۵ء)

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

Mr. David Johnston

Chief Insp.Wimbledon & Merton Police

اسلام آباد پہنچ کر ایم ٹی اے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ میں بے حد خوش ہو رہا ہوں۔ میں ایک عظیم الشان تقریب کو اتنے اچھے پیرائے میں منظم طریق سے منعقد ہوتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ میرے لئے یہ حیران کن بات ہے کہ اس قدر ہجوم یہاں جمع ہے اور اس میں ہر رنگ و نسل کے گروہ موجود ہیں اور سب کے چہرے بشاشت سے کھلے ہوئے ہیں اور وہ بہت دوستانہ ماحول میں لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

☆......☆......☆

Chairman Local Parish Church
Tilford

نے ایم ٹی اے پر انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اسلام آباد آ کر آپ کی جماعت کے ممبران کے اتنے بڑے اجتماع کا نظارہ کر رہا ہوں۔ ہم Farnham میں جب بھی کوئی Event کرتے ہیں تو اس میں اسلام آباد کی کیمونٹی بڑی گرمجوشی سے حصہ لیتی ہے۔ یہاں کے بچے جب سکولوں میں جاتے ہیں تو وہ کسی قسم کی اجنبیت محسوس نہیں کرتے بلکہ وہ ہماری سوسائٹی کا حصہ بن چکے ہیں۔

آپ کا یہ عظیم جلسہ جو کئی سالوں سے منعقد ہو رہا ہے وہ کیمونٹی تعلقات پر اثر انداز نہیں بلکہ آپ کا یہ اجتماع اس قدر شاندار اور اچھے انداز سے ہوتا ہے کہ کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ٹریفک کا مسئلہ ہو جاتا ہے لیکن آپ کے رضاکار بہت اچھے طریقے سے کار پارکنگ کی ٹریفک کنٹرول کر رہے ہوتے ہیں۔

☆......☆......☆

مسٹر واگس ہاؤزر

امیر جماعت احمدیہ جرمنی

نے مکرم منیر الدین شمس صاحب کے ساتھ MTA پر تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ یہ ان کے لئے بہت خوشکن موقعہ ہے کہ وہ اس غیر معمولی جلسہ میں حاضر ہوئے ہیں اور عالمی بیعت کی بابرکت کاروائی کو دیکھا ہے۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس جلسہ میں بہت سی انقلابی تبدیلیاں دیکھنے میں آئی ہیں۔ حسن کارکردگی کے لحاظ سے حیرت انگیز ترقی دیکھی ہے۔ جیسے ہی اسلام آباد میں داخل ہوتے ہیں یہ خوشگوار تبدیلیاں نظر آتی ہیں۔ برطانیہ کا یہ جلسہ سالانہ انٹرنیشنل جلسہ بن چکا ہے۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ اس موقع پر جماعت کی کامیابیوں کے اعداد و شمار پیش فرماتے ہیں۔ یہاں کے جلسہ کے انتظامات سے بہت سی نئی باتیں میرے تجربے میں آئی ہیں جن پر انشاء اللہ تین ہفتوں میں جرمنی کے جلسہ پر عمل کرنے کی کوشش ہوگی۔

انہوں نے کہا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے جبکہ ہم جرمنی میں ۳۰ ہزار نفوس کی شمولیت کا اندازہ لگا رہے ہیں۔

سیرالیون میں جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: سید حنیف احمد، مبلغ سلسلہ)

ربیع الاول کا مہینہ ہمیشہ اس بہار کی یاد دلاتا ہے جو ایک لمبے خزاں کے بعد ظہور پذیر ہوتی ہے کیونکہ اس ماہ مبارک میں اللہ تعالیٰ نے عرب کے ریگزار میں ایک نرالا گلاب کھلایا کہ اس کی خوشبو سے ایک جہاں معطر ہوا اور تاقیامت ایسا ہوتا رہے گا۔ میرا مقصود سید الانبیاء فخر الرسل احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذات بابرکات ہے۔

ربیع الاول کی مناسبت سے سیرالیون میں بھی احمدیوں نے حبیب خدا ﷺ کے احسانات پر اظہار تشکر کے طور پر جلسے کئے۔ یوں تو فری ٹاؤن میں ہی ۲۲ جلسے ہوئے جن میں ۱۵۰۰ کے قریب احباب شامل ہوئے اور ۳۵ گھنٹے کے قریب وقت صرف ہوا تاہم چند ایک مقامات کے جلسوں کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے تاکہ احباب جماعت کو ہمارے لئے دعا کی تحریک ہو۔

بروک فیلڈز:

بروک فیلڈز کا جلسہ اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ جس صبح یہ جلسہ منعقد ہونا تھا اس سے پہلی رات شام ساڑھے آٹھ بجے سے لے کر قریباً چار بجے تک اس علاقہ میں زبردست فائرنگ ہوتی رہی۔ اور بعض اوقات یوں محسوس ہوتا تھا کہ کچھ لوگ مشن ہاؤس کی دیوار کے پاس کھڑے ہیں اور فائرنگ کر رہے ہیں۔ پورے علاقہ میں سخت خوف و ہراس تھا اور کیفیت امید و ناامیدی کے مابین تھی کہ کہیں یہ پروگرام رہ نہ جائے۔

صبح ساڑھے نو بجے احباب جماعت کا پہلا قافلہ تقریباً چالیس افراد پر مشتمل آنحضرت ﷺ کی مدح میں ترانے گاتا ہوا مسجد میں داخل ہوا۔ جلد ہی حاضری ۱۴۰ سے تجاوز کر گئی۔ مکرم عیسو ایس دین صاحب نائب امیر سیرالیون کی زیر صدارت یہ جلسہ تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جس کے بعد دعا ہوئی اور بعدہ ایک خادم نے آنحضرت ﷺ کی مدح میں عربی کے چند اشعار پڑھے۔

پہلی تقریر خاکسار کی تھی جس میں خاکسار نے آنحضرت ﷺ کی پیدائش، عرصہ رضاعت اور طفولیت کے علاوہ شادی تک کے حالات زندگی بالتفصیل عرض کئے۔ اس کے بعد مکرم الحاج عبدالکریم بنگورہ صاحب صدر مجلس انصاراللہ سیرالیون نے آنحضرت ﷺ کی زندگی کے بعض واقعات پیش کئے۔ آخر پر مکرم طارق محمود صاحب امیر و مشنری انچارج نے آنحضرت ﷺ کی زندگی کے بعض واقعات پیش کئے، خاص طور پر فتح مکہ اور آنحضرت ﷺ کے احسانات اور آپ کی وفات کے حالات مؤثر انداز میں بیان فرمائے۔ آخر پر دعا سے قبل ناصرات اور اطفال الاحمدیہ نے مل کر آنحضرتؐ کے بارہ میں ایک گیت پیش کیا جو مقامی کریول اور عربی کا ملاپ تھا۔ دیگر احباب بھی اس میں شامل ہوئے۔ دعا کے بعد یہ محفل برخاست ہوئی۔

گوری سٹریٹ:

گوری سٹریٹ جماعت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ فری ٹاؤن میں یہ پہلی جماعت ہے اور یہ مسجد بھی پہلی مسجد ہے۔

یہ جلسہ قائم مقام صدر گوری سٹریٹ مکرم محمد سانگی طورے صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت کے بعد جمال محمود صاحب قائد گوری سٹریٹ نے آنحضرت ﷺ کی بعثت کے وقت عرب کی حالت اور آنحضرت ﷺ کے بچپن کے حالات بیان کئے۔ اس کے بعد مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد صاحب وڑائچ مبلغ سلسلہ نے آنحضرتؐ کی مکی زندگی اور سلسلہ الہامات کے موضوع پر بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے حاضرین کو بتایا کہ عیسائی دنیا اور غیر احمدی مسلمان حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کا بہت پرچار کرتے ہیں۔ واضح ہو کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے بڑھ کر کسی نے معجزات نہیں دکھائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اقتباس پیش کئے اور عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کیا کہ یہ سب روحانی واقعات ہیں۔ نیز دوسرا پہلو آنحضرت ﷺ بحیثیت ابوالمساکین پیش کیا اور آخر پر آنحضرت ﷺ کی وفات کے واقعات بتلائے۔ غیر احمدی احباب و مستورات سمیت ۲۷۰ افراد اس بابرکت پروگرام میں شامل ہوئے۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔

اونیل سٹریٹ:

یہ فری ٹاؤن کی سب سے بڑی جماعت ہے اور بذریعہ وقار عمل اپنی دومنزلہ مسجد تیار کر رہے ہیں جو اب آخری مراحل پر ہے۔ بعد نماز عصر جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم الماہی سیسے سرکٹ مشنری نے کی۔ ناصرات نے آنحضرتؐ کی مدح میں مقامی زبان میں قصیدہ پیش کیا۔ صدر جماعت مکرم ایم۔ اے۔ سیسے نے بعثت سے قبل عرب کی حالت زار پیش کی۔ بعدہ اے۔ کے۔ بنگورہ صاحب صدر مجلس انصاراللہ سیرالیون نے آنحضرتؐ کے بچپن کے حالات بیان فرمائے۔ اس کے بعد چند خدام نے آنحضرتؐ کی مدح میں گیت گایا۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے آنحضرت ﷺ بحیثیت داعی الی اللہ اور بحیثیت محسن انسانیت کے موضوع پر ڈیڑھ گھنٹہ خطاب کیا اور احادیث کی روشنی میں واقعات کی تفصیل بیان کی۔ نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد یہ جلسہ برخاست ہوا۔

نیوانگلینڈ:

شام چھ بجے اس جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم جبرائیل کونٹے صاحب نے اپنی خوبصورت آواز کے ساتھ کی۔ بعدہ چیف امام فوڈے مانسرے صاحب نے آنحضرت ﷺ کے بچپن کے واقعات بیان کئے۔ اسکے بعد نائب امام مکرم مصطفیٰ صاحب نے آنحضرت ﷺ کی مکی زندگی کے واقعات سنائے کہ کس طرح سرور کونین نے پے در پے مصائب برداشت کئے لیکن حق کی اشاعت سے منہ نہ موڑا۔ آخر پر خاکسار سید حنیف احمد نے سورۃ فتح کی ابتدائی آیات اِنَّا فَتَحۡنَا لَکَ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا کے حوالے سے صلح حدیبیہ کی تفصیل بیان کی کہ کس طرح کفار نے اس معاہدے کو اپنی فتح قرار دیا اور مسلمانوں نے اس کو اپنی تذلیل سمجھا لیکن خدا نے بتلایا کہ آخر یہی معاہدہ فتح مکہ کا باعث ہوا۔ اور تلقین کی کہ قرآن کو غور سے پڑھنا چاہئے کیونکہ یہ ہمیں آنحضرت ﷺ کی عظمت عالیہ کی جھلکیاں دکھلاتا ہے۔ بفضل خدا حاضرین کی تعداد ۱۱۰ تھی۔

آخر پر ناصرات نے انگریزی میں آنحضرت ﷺ کی مدح میں گیت گایا۔ جب سب لوگ اس گیت میں شامل ہوتے تو عجیب سماں بندھتا۔ نمازوں کے بعد کھانا پیش کیا گیا۔ اختتامی تقریر میں صدر جماعت پاعلیو مانسرے نے سب کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد یہ محفل ختم ہوئی۔

ایسنشن ٹاؤن:

اس جماعت میں بھی جلسہ کا آغاز حسب روایت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور دعا کے بعد مقامی زبان اور عربی زبان کا ملا جلا ہدیہ تبریک آنحضرت ﷺ کے حضور پیش کیا گیا۔

پہلی تقریر مکرم محمد کونٹے صاحب کی تھی موضوع تھا "آنحضرت ﷺ بطور داعی الی اللہ"۔ پھر خاکسار حنیف احمد نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آنحضرت ﷺ سے محبت" کے موضوع پر حضرت مسیح موعودؑ کی تحریروں کے اقتباسات اردو، فارسی اور عربی کے اشعار پیش کئے اور قرآن کریم کے حوالے سے بتایا کہ آنحضرتؐ کی محبت میں روحانیت کی بنیاد ہے۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے "آنحضرت ﷺ اور انسانی حقوق" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ عورتوں کو آج جو عزت و تکریم حاصل ہے وہ آنحضرت ﷺ کا ہی طبقہ نسواں پر احسان ہے۔ نیز غلاموں کی آزادی اور ان کے حقوق، بچوں کے حقوق وغیرہ آپ نے واقعاتی رنگ میں بیان کئے۔ ۸۰ سے زائد مرد و زن نے ان تقاریر سے فائدہ اٹھایا۔

آخر پر دعا کے ساتھ یہ مبارک جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

(مینجر)

۳۵ویں جلسہ سالانہ برطانیہ پر
لجنہ اماء اللہ کے انتظامات

(رپورٹ: بشیر الدین سامی)

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ قانتہ شاہدہ راشد صاحبہ، ناظمہ اعلیٰ تھیں۔ انتظامات کی مرکزی ٹیم پانچ شعبوں پر مشتمل تھی۔

☆...... مکرمہ امتہ الودود چیمہ صاحبہ نائب ناظمہ اعلیٰ کی نگرانی میں تربیت، خدمت خلق، اجراء شناختی کارڈز، گم شدہ اشیاء وغیرہ کے شعبہ جات تھے۔ ان کی معاونت میں ناظمات کے طور پر مکرمہ غزالہ ملک صاحبہ، مکرمہ صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ، مکرمہ جبیں سیٹھی صاحبہ اور مکرمہ فہمیدہ چوہدری صاحبہ ٹیم کا حصہ تھیں۔

☆...... مکرمہ ممتاز ناصر خان صاحبہ نائب ناظمہ اعلیٰ کی نگرانی میں جلسہ گاہ کا نظم و ضبط، آفس، حاضری، اجراء ٹکٹ، اعلانات، ریکارڈنگ، انگریزی سیکشن اور پانی پلانے کا انتظام شامل تھا جس کے لئے ان کے ساتھ ناظمات کے طور پر مکرمہ طاہرہ حنیف صاحبہ، مکرمہ نصیرہ نور صاحبہ، مکرمہ خالدہ منور صاحبہ، مکرمہ منصورہ ناصر صاحبہ، مکرمہ طاہرہ رحمٰن شاہ صاحبہ، مکرمہ عابدہ ہاشم صاحبہ، مکرمہ سلیمہ احمد صاحبہ، مکرمہ مبارکہ آرچرڈ صاحبہ اور مکرمہ سلمہ صفی صاحبہ کام کر رہی تھیں۔

☆...... مکرمہ قدسیہ احمد صاحبہ نائب ناظمہ اعلیٰ کی نگرانی میں سٹالز، صفائی اور کرپشن وغیرہ کے شعبہ جات تھے اور معاونت میں ناظمات مکرمہ حامدہ منان صاحبہ، مکرمہ نصرت رحمان صاحبہ اور مکرمہ فرزانہ اکبر صاحبہ نے فرائض سرانجام دئے۔

☆...... مکرمہ امتہ الوہاب ڈار صاحبہ نائب ناظمہ اعلیٰ کی نگرانی میں استقبال، رہائش، رابطہ اور اسلام آباد میں ناشتہ کے انتظامات تھے۔ ان کے ساتھ ناظمات مکرمہ نعیمہ کھوکھر صاحبہ اور مکرمہ ایس جلیل صاحبہ نے معاونت کی۔

☆...... مکرمہ امتہ الحیٔ خان صاحبہ نائب ناظمہ اعلیٰ کی نگرانی میں ضیافت وغیرہ کے جملہ انتظامات تھے اور ناظمات کے طور پر مکرمہ محمودہ بٹ صاحبہ اور مکرمہ شاکرہ شکور صاحبہ ان کی ٹیم میں شامل تھیں۔

☆...... ان کے علاوہ تبلیغ کے شعبہ میں مکرمہ صفیہ سلام صاحبہ ناظمہ تھیں۔ فرسٹ ایڈ (ایلوپیتھی) کی ڈاکٹر ریحانہ بٹ ناظمہ تھیں۔ اسی طرح فرسٹ ایڈ (ہومیوپیتھی) کے لئے مکرمہ امتہ النصیر بھٹی صاحبہ ناظمہ مقرر تھیں۔

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ یوکے کی رپورٹ کے مطابق جلسہ کے جملہ انتظامات کے شعبہ جات نے ۲۴؍جولائی سے کام شروع کر دیا تھا۔ جس کے لئے نصرت ہال اسلام آباد میں دفاتر قائم کئے گئے تھے۔ اور مہمانوں کے استقبال، ضروری معلومات اور خواتین کی دیکھ بھال، کھانے کا انتظام، اجرائے ٹکٹ وغیرہ کا بندوبست کیا گیا تھا۔

اسلام آباد میں خواتین کی رہائش کے لئے تین بڑی مارکیز لگائی گئی تھی اس کے علاوہ لجنہ کے دونوں بلاک اور ڈارمیٹریز میں معذور اور بڑی عمر کی خواتین کی رہائش کا انتظام تھا۔ لیکن پھر بھی رہائش گاہیں کم پڑ گئیں اور ایک مزید مارکی لگوانی پڑی۔ اندازاً ۱۵۰۰ خواتین اور بچوں کو ان رہائش گاہوں میں جگہ دی گئی۔ جن میں عرب، فرانسیسی، انگریز، جرمن، افریقن، پاکستانی اور یورپ کی مختلف قومیتوں کے مہمان خواتین شامل تھیں۔

لجنہ کی مقرر کردہ نظم و ضبط کی ٹیموں نے بڑی ذمہ داری کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کیا۔ تمام خواتین نے ان سے بھرپور تعاون فرمایا اور کسی قسم کی شکایت پیدا نہ ہونے دی۔

امسال لجنہ نے اپنے دائرہ انتظامات میں صفائی کا خاص اہتمام کیا گیا تھا۔ صفائی کی نگرانی کے لئے چار گروپس کام کرتے رہے۔ ہر گروپ تین گھنٹے کے لئے اپنے فرائض ادا کرتا تھا۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر لجنہ کی تبلیغی ٹیم کی ممبرات نے ہفتہ کے روز پانچ غیر مسلم معزز مہمان خواتین کا استقبال کیا۔ ان کو اسلام آباد میں جلسہ سالانہ کے انتظامات دکھائے۔ اور جلسہ گاہ کے پروگرام میں لے کر گئیں۔ اسی طرح اتوار کو ۱۲ معزز مہمان خواتین کو جماعت سے متعلق معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ ایم ٹی اے اور کتب سلسلہ کی نمائش دکھائی گئی۔ اور وی آئی پی مارکی میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔

جلسہ گاہ مستورات میں مختلف زبانوں میں ترجمہ سننے والوں کے لئے مناسب انتظام کیا گیا تھا۔ امسال جلسہ گاہ مستورات میں ۲۲ عرب خواتین، ۲۷۳ انگلش، ۴۶ فرانسیسی، ۳۲ جرمن، ۱۹ انڈونیشین، ۱۳ رشین، ۱۱ سپینش اور ایک ٹرکش جاننے والی خواتین نے ترجمہ کے اس سسٹم سے فائدہ اٹھایا۔ حاضری توقع بڑھ جانے کی وجہ سے Headsets میں کمی آگئی تھی۔ اس لئے متبادل انتظام کرنا پڑا۔ خاص طور پر فرانسیسی اور انگریزی زبان میں ترجمہ سننے والوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ تھا۔

مجموعی لحاظ سے جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات جن کا تعلق لجنہ سے تھا۔ برطانیہ کی کارکنات اور معاونات نے بھرپور تعاون، محنت اور ذمہ داری سے انجام دئے۔ اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانان کی مہمان نوازی کی سعادت پائی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر سے نوازے۔

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو
(الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

خدا کی فتح و نصرت کا نشاں ہے جلسہ سالانہ

(یہ نظم جماعت احمدیہ برطانیہ کے تاریخی و عالمی جلسہ سالانہ ۲۰۰۰ء کے روح پرور مناظر سے متاثر ہو کر لکھی گئی)

خدا کے فضل و احساں کا سماں ہے جلسہ سالانہ
عبادت کا دُعاؤں کا زماں ہے جلسہ سالانہ
برستی ہے یہاں صبح و مسا انوار کی بارش
معارف کا عجب سیل رواں ہے جلسہ سالانہ
دِلوں کو اس میں ملتی ہے نئی اک زندگی آ کر
قلوب مؤمنیں کی روح و جاں ہے جلسہ سالانہ
عجب منظر نظر آتا ہے اس میں پیار و الفت کا
اخوّت کا حسیں باغ جناں ہے جلسہ سالانہ
ملاتا ہے یہ احباب جماعت کو محبّت سے
بڑا مامون و مشفق سائباں ہے جلسہ سالانہ
مناظر اس کے رنگیں ہیں محافل اس کی روح پرور
سحر انگیز دلکش داستاں ہے جلسہ سالانہ
دکھاتا ہے عجب دلکش مناظر اس کے ایم ٹی اے
بہت ہی خوبصورت دِلستاں ہے جلسہ سالانہ
فروزاں ہے یہاں شمع خلافت فضل یزداں سے
ستاروں کی چمکتی کہکشاں ہے جلسہ سالانہ
حیاتِ نو عطا کی ہے اسے پیارے خلیفہ نے
خلافت کی ضیا سے ضوفشاں ہے جلسہ سالانہ
معارف کا خزانہ ہیں خلیفہ کی حسیں باتیں
بلا شک علم و حکمت کی زباں ہے جلسہ سالانہ
یہاں جمع ہیں انساں مختلف اقوامِ عالم کے
خلائق اور ملائک کا جہاں ہے جلسہ سالانہ
کھنچے آتے ہیں تشنہ دل اِدھر افواج کی صورت
بڑا فیّاض حاتم میزباں ہے جلسہ سالانہ
عیاں ہے اس کی شوکت سے صداقت احمدیت کی
صداقت کا حقیقی ترجماں ہے جلسہ سالانہ
خدا کا سلسلہ ہے یہ جماعت اس کے مہدیؑ کی
مسیحِ وقت کا اک کارواں ہے جلسہ سالانہ
مسیحائے زماں کی دردمندانہ دعاؤں سے
خدا کی رحمتوں کا ارمغاں ہے جلسہ سالانہ
چلے آتے ہیں اُڑ اُڑ کر ادھر طیور روحانی
سکون و امن سے پُر آشیاں ہے جلسہ سالانہ
نوید غلبۂ دیں ہے یقیناً عالمی بیعت
خدا کی فتح و نصرت کا نشاں ہے جلسہ سالانہ
سراجؔ اِس محفل عشّاق میں آنا مبارک ہو
کروڑوں برکتوں سے پُر مکاں ہے جلسہ سالانہ

(سراج الحق قریشی ایم۔ اے)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ رسائل اس پتہ پر ارسال فرمائیں:
AL-FAZL DIGEST, 6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیرویؓ

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۳۰/اگست ۹۹ء میں حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیرویؓ کے بارہ میں ایک تفصیلی مضمون مکرم محمد محمود طاہر صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔ قبل ازیں الفضل انٹرنیشنل ۲۹/نومبر ۹۶ء کے شمارہ کے اسی کالم میں بھی آپ کا مختصر ذکر خیر کیا جاچکا ہے۔

حضرت حکیم صاحبؓ ۱۸۴۰ء کے لگ بھگ پیدا ہوئے۔ ابتدا سے ہی علم کا شوق تھا۔ بھیرہ میں آپکی ایک الگ مسجد کا ذکر بھی ملتا ہے جہاں آپؓ نے قرآن کریم حفظ کیا اور علم طب میں مہارت حاصل کی۔ اس طرح حکیم اور حافظ کے الفاظ آپؓ کے نام کا مستقل حصہ بن گئے۔ آپؓ بھیرہ میں درس قرآن دیا کرتے تھے۔ پھر ہجرت کرکے قادیان آگئے اور یہاں بھی درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپؓ کو بچپن ہی سے حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کی رفاقت نصیب ہوئی۔ حضورؓ نے اپنی سوانح عمری ”مرقاۃ الیقین“ میں متعدد جگہ آپؓ کا ذکر فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے آپؓ کا نام اپنی کتاب ”انجام آتھم“ میں ۳۱۳/اصحاب کی فہرست میں تیئسویں نمبر پر یوں درج فرمایا: ”مولوی حاجی حافظ حکیم فضل دین صاحب معہ ہر دو زوجہ۔ بھیرہ“۔

حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں جب آپؓ قادیان ہجرت کر آئے تو کچھ عرصہ بعد خدمت اقدسؑ میں عرض کیا کہ مَیں یہاں نکما بیٹھا کیا کرتا ہوں۔ حکم ہو تو بھیرہ چلا جاؤں، وہاں درس قرآن کریم ہی کروں گا۔ یہاں مجھے بڑی شرم آتی ہے کہ مَیں آپ کے کسی کام نہیں آتا اور شاید بیکار بیٹھنے میں کوئی معصیت نہ ہو۔ فرمایا: ”آپ کا یہاں بیٹھنا ہی جہاد ہے اور یہ بیکاری ہی بڑا کام ہے“۔

بعد ازاں آپؓ کو جن شاندار خدمات کی توفیق ملی اُن میں مطبع ضیاء الاسلام قادیان کا قیام بھی شامل ہے۔ حضور علیہ السلام کی اکثر کتب آپؓ کے زیر اہتمام ہی شائع ہوئیں۔ اس کے علاوہ آپؓ مدرسہ احمدیہ کی ابتدائی حالت میں اس کے سپرنٹنڈنٹ بھی رہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے زمانہ میں مدرسہ احمدیہ میں دینیات پڑھانے پر مامور ہوئے۔ نیز حضرت مسیح موعودؑ کے کتب خانہ اور لنگر خانہ کے مہتمم کے طور پر بھی خدمات بجالائے۔ آپؓ وہ خوش نصیب ہیں جنہیں چار مرتبہ حضرت اقدسؑ کے ساتھ گروپ فوٹو میں شمولیت کی سعادت ملی۔

حضرت حکیم صاحبؓ نے ۸/اپریل ۱۹۱۰ء کو لاہور میں وفات پائی۔ جنازہ قادیان لایا گیا جہاں ۹/اپریل کو بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

آپؓ کا شمار اُن اصحاب میں ہوتا تھا جن کو اللہ تعالیٰ نے دولت سے نوازا تھا اور ان کو مال خرچ کرنے کی توفیق بھی بخشی تھی۔ حضورؑ نے ازالہ اوہام میں بعض مخلصین کا ذکر کرتے ہوئے پہلے نمبر پر حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ اور دوسرے نمبر پر آپؓ کا ذکر یوں فرمایا ہے: ”حبی فی اللہ حکیم فضل دین صاحب بھیروی۔ حکیم صاحب اخویم مولوی حکیم نوردین صاحب کے دوستوں میں سے اور ان کے رنگ اخلاق سے رنگین اور بہت بااخلاص آدمی ہیں۔...... رسالہ فتح اسلام ...... انہیں کی تحریک اور مشورہ سے لکھا گیا تھا۔ ان کی فراست نہایت صحیح ہے۔ وہ بات کی تہہ تک پہنچتے ہیں اور ان کا خیال ظنون فاسدہ سے مصفّی اور مزکّی ہے۔ رسالہ ازالہ اوہام کے طبع کے ایام میں دو سو روپیہ ان کی طرف سے پہنچا اور ان کے گھر کے آدمی بھی ان کے اس اخلاص سے متاثر ہیں اور وہ بھی اپنے کئی زیورات اس راہ میں محض للہ خرچ کرچکے ہیں“۔

بعد ازاں آپؓ نے بھیرہ میں موجود اپنی تمام جائیداد صدر انجمن احمدیہ کے نام ھبہ کردی۔ آپؓ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے کسی کو لکھا: ”ایک میرے مکرم دوست اللّٰھم اغفرلہ وارحمہ جو میری آسائش کو بہت ضروری سمجھتے تھے، حکیم فضل دین ان کا نام تھا اور قسم قسم کی امدادوں میں وہ لگے رہتے تھے“۔

......❁......❁......❁......

محترم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب شہید

شہید احمدیت محترم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب سابق امیر ضلع نوابشاہ کے بارہ میں آپکی نواسی مکرمہ عظمیٰ فرح صاحبہ کا مضمون روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۱۱/اگست ۹۹ء کی زینت ہے۔ قبل ازیں الفضل انٹرنیشنل ۳/نومبر ۹۹ء کے شمارہ کے اسی کالم میں بھی آپ کا مختصر ذکر خیر کیا جاچکا ہے۔

ایک بار جب حضرت مسیح موعودؑ ”براہین احمدیہ“ کی طباعت کے سلسلہ میں امرتسر جاتے ہوئے بٹالہ سے گزرے تو اپنے ایک ستائیس سالہ صحابی حضرت مولوی رحیم بخش صاحبؓ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ اصحاب احمدؑ جلد تیرہ (سیزدھم) میں آپؓ کے بارہ میں درج ہے کہ ”آپؓ حضرت مسیح موعودؑ، حضرت خلیفہ اولؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دائیں بازوؤں میں سے تھے اور آپؓ کا جنازہ خلیفہ وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے نہ صرف خود پڑھایا بلکہ جنازہ کو کندھا بھی دیا“۔

”اصحاب احمد“ میں شامل اشاعت حضرت مولوی صاحبؓ کے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے نام ایک خط کا اقتباس کچھ یوں ہے:- ”عرصہ چھ سات ماہ کا ہوا ہوگا جب اس خاکسار نے خواب دیکھا کہ میرے گھر اللہ تعالیٰ نے لڑکا دیا۔ اس کا نام عبدالقدوس رکھا ہے۔ سو ویسا ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہوا۔ اس کا نام عبدالقدوس رکھا ہے۔ یہ ہے لڑکا جو نذرانہ لے کر حاضر خدمت ہوتا ہے، قبول فرمایئے“۔

اسی لڑکے عبدالقدوس نے بعد ازاں ۲۸/ستمبر ۱۹۸۹ء کو احمدیت کی راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کردیا اور ۲۹/ستمبر کے خطبہ جمعہ میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے رقت بھرے انداز میں فرمایا: ”......ایک بہت ہی بزرگ ڈاکٹر، ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب کو کل نوابشاہ میں ظالمانہ طور پر شہید کیا گیا۔ جبکہ اس سے تھوڑا عرصہ پہلے ان کے چھوٹے بھائی کو بھی شہید کیا گیا تھا۔ وہ بھی ڈاکٹر تھے اور دونوں کو ایک ہی طریق پر ایک ہی جتھے اور ایک ہی گروہ نے مروایا ہے۔ اپنی طرف سے مروایا ہے اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ ہمیشہ کی زندگی عطا کی...... وہ ایسے سادہ دل اور ایسے سادہ لوح ڈاکٹر تھے کہ جانتے تھے کہ ہر دفعہ دشمن یہی طریق اختیار کرتا ہے کہ ایک مریض مرنے والا ہے اس کو دیکھنے کے لئے جاؤ اور جب انسان باہر نکلتا ہے انسانی ہمدردی میں تو بعض قاتل چھپے ہوئے اس کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ اچانک حملہ کرکے احمدی ڈاکٹروں کو شہید کر دیتے ہیں۔ وہ اچھی طرح جانتے تھے۔ ان کی شہادت سے چند دن پہلے مجھے ان کا خط موصول ہوا۔ اس میں انہوں نے لکھا کہ میرا بھائی شہید ہوا ہے مگر مَیں یقین دلاتا ہوں کہ میرے دل میں جذبہ شہادت پہلے سے کئی گنا بڑھ گیا ہے۔ انہوں نے میرا ایک بھائی شہید کیا ہے مگر مَیں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری ساری اولاد بھی اس راہ میں شہید ہوتی چلی جائے تو مجھے اس کا دکھ نہیں ہوگا اس لئے میرے لئے آپ کوئی فکر نہیں کریں...... کتنا سچا اور کھرا انسان تھا۔ کیسے اس کے دل کی گہرائیوں سے یہ آواز بلند ہوئی۔ جب ان کی شہادت کی اطلاع مجھے ملی تو بے اختیار میری زبان پر قرآن کریم کی یہ آیت جاری ہوئی (......کہ) ان خدا کے بندوں میں وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی نیتوں کو پورا کر دکھایا۔“

محترم ڈاکٹر صاحب نہایت اخلاص سے اپنے مریضوں کی خدمت کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو برکت بھی بہت عطا کی۔ کلینک پر بہت رش ہوتا۔ کئی بار جب تھکے ہارے گھر آتے تو کچھ ہی دیر بعد کوئی مریض یا اس کے لواحقین آجاتے اور آپ فوراً اُن کے ساتھ چل پڑتے۔ کئی شدید مریضوں کو جب آپ ہسپتال جانے کا مشورہ دیتے تو وہ انکار کرتے اور آپ کے علاج پر اپنے اعتماد کا اظہار کرتے۔ بہت سے مریض معجزانہ طور پر تندرست ہوتے۔ اتنی مصروفیت کے باوجود بھی آپ جماعتی کاموں کے لئے وقت نکال لیتے۔ پانچوں وقت مسجد میں جاکر نماز باجماعت ادا کرتے۔ تہجد گزار تھے۔ نماز فجر سے واپس آکر قرآن کریم کی تلاوت ضرور کرتے اور رات کو تفسیر کبیر اور دیگر دینی کتب پڑھتے ہوئے سوجاتے۔ دعوت الی اللہ بھی خوب کرتے اور بہت سے لوگوں کو آپ کے ذریعے قبول احمدیت کی سعادت عطا ہوئی۔ آپ موصی تھے۔

جب آپ کے چھوٹے بھائی کو شہید کیا گیا تو آپ بار بار یہ بات دہراتے کہ وہ چھوٹا تھا مگر شہادت میں مجھ سے نمبر لے گیا۔ جب آپ کو بھی دھمکی آمیز فون ملنے لگے تو جماعت نے آپ کو باڈی گارڈ کی سہولت دی لیکن آپ نے فرمایا کہ ”پہلے ہی جماعت کے اخراجات بہت زیادہ ہیں، مَیں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے جماعت مزید بوجھ برداشت کرے“۔ جب آپ کو احتیاط کرنے کو کہا گیا اور مشورہ دیا گیا کہ مریض کو اس کے گھر دیکھنے نہ جایا کریں۔ تو آپ نے فرمایا کہ مریض کو جو تکلیف ہوتی ہے، یہ وہی جانتا ہے۔ کیا خبر مریض واقعی بیمار ہو اور اسے میری مدد کی سخت ضرورت ہو۔

آپ کی اس خداترسی کا قاتلوں نے فائدہ اٹھایا اور مریض دکھانے کے بہانے آپ کو لے جاکر گلی میں ہی پیچھے سے فائر کیا۔ گولی سیدھی آپ کے دل پر لگی اور آپ وہیں شہید ہوگئے۔ آپ کے پسماندگان میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

......❁......❁......❁......

ہیلی کاپٹر

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۳۰/اگست ۹۹ء میں ہیلی کاپٹر کے بارہ میں مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب کا ایک معلوماتی مضمون شامل اشاعت ہے۔

جہاں ایک ہوائی جہاز کا تیز رفتار اور اونچی پرواز کے قابل ہونا خوبی ہے وہاں ہیلی کاپٹر کا اس کے بالکل برعکس کم رفتار پر اڑنے کے قابل ہونا اور نہایت نیچی پرواز کی صلاحیت ہے۔ جہاز اگر تین سو میل فی گھنٹہ سے اپنی رفتار کم کرے گا تو گر جائے گا لیکن ہیلی کاپٹر ہوا میں ایک جگہ ٹھہر سکتا ہے اور نہایت محدود جگہ پر اترتا اور رن وے پر دوڑے بغیر فضا میں ایک جگہ سے بلند ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ نیز بغیر مڑے آگے پیچھے، دائیں بائیں کی اطراف میں حرکت کر سکتا ہے۔ چنانچہ اس کے ذریعہ مصیبت میں پھنسے ہوئے لوگوں کو بچانے کا کام لیا جاتا ہے اور مختلف امور کے لئے فضائی جائزہ کیلئے اسے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہیلی کاپٹر بڑی بڑی کرینیں، ٹینک اور توپیں اٹھاکر ایک جگہ سے دوسری جگہوں پر لے جاسکتا ہے۔ نیز بڑے بڑے زرعی رقبوں پر بیج ڈالنے یا کھاد اور سپرے کرنے کے کام آتا ہے۔ فوجی مقاصد کے لئے نہایت کارآمد ہے۔ ۲۸/ٹن کا ہیلی کاپٹر ۲۰/ٹن وزن اٹھا سکتا ہے۔

عام طور پر ہیلی کاپٹر کی رفتار دو سو میل فی گھنٹہ سے زیادہ نہیں ہوتی کیونکہ اس سے زیادہ رفتار پر وہ اس بری طرح لرزنے لگتا ہے کہ اس کے پروں کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہوتا ہے۔ اب ہیلی کاپٹر میں جیٹ انجن لگانے کا تجربہ کیا گیا ہے جس سے ان کی رفتار میں بہت اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

25/09/2000 - 01/10/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 25th September 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: Class No.89, Final Part
	With Hadhrat Khalifatul Masih IV ®
01.10	Liqa Ma'al Arab Rec.27.01.00 ®
02.15	Documentary: A Visit to Mango Farm ®
03.00	Urdu Class: Lesson No.440 Rec.05.12.98
04.25	Learning Chinese: Lesson No.184 ®
04.55	Huzoor's Mulaqat: With Young Lajna &
	Nasirat Rec.17.09.00
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Kudak No.7
07.00	Dars ul Quran No. 23 Rec: 16.02.96
08.30	Liqa Ma'al Arab:
	Rec.27.01.00®
09.30	Urdu Class: Lesson No.440 Rec.05.12.98 ®
11.00	Indonesian Service: Friday Sermon
	With Indonesian Translation
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Norwegian: Lesson No.80
13.10	Rencontre Avec Les Francophones
	Rec.18.09.00
14.10	Bengali Service: Various Items
15.10	Homeopathy Class: Lesson No.157
16.20	Children's Corner:
	With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.55	German Service: Various Programmes
18.05	Tilawat,
18.15	Urdu Class: Lesson No. 441 Rec: 09.12.98
19.35	Liqa Ma'al Arab:
	Rec: 03.02.00
20.35	Turkish Programme: Various Items
21.00	Rencontre Avec Les Francophones
	Mulaqat: Rec.18.09.00 ®
22.00	Islamic Teachings: Prog.No.4/ Part Two
22.20	Homeopathy Class: Lesson No.157®
23.30	Learning Norwegian: Lesson No.80 ®

Tuesday 26th September 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner ®
01.15	Liqa Ma'al Arab:
	Rec.03.02.00
02.15	MTA Sports: Annual Sport Ralley
	Khuddam Ahmadiyya Pakistan 2000 ®
02.50	Urdu Class: Lesson No.441 Rec.09.12.98
04.25	Learning Norwegian: Lesson No.80 ®
04.55	Rencontre Avec Les Francophones
	Mulaqat: Rec.18.09.00®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Class: With Hazoor
07.10	Pushto Programme: F/S Rec.18.06.99
	With Pushto Translation
08.05	Islamic Teachings: Prog.No.4/Part 2 ®
08.35	Liqa Ma'al Arab: Rec.03.02.00®
09.35	Urdu Class: Lesson No.441 Rec: 09.12.98 ®
10.55	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.30	Le Francais C'est Facile: Lesson No.9
13.00	Bengali Mulaqat Rec: 19.9.00
14.00	Bengali Service: Various Items
15.00	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.128
16.10	Le Francais C'est Facile: Lesson No.9 ®
16.40	Children's Corner: Correct Pronunciation
	of the Holy Quran, Lesson No.14
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	Urdu Class: Lesson No.442 Rec: 11.12.98
19.40	Liqa Ma'al Arab:
	Rec: 10.02.00
20.45	Bengali Mulaqat Rec: 19.9.00 ®
21.45	Hamari Kaenat: Part 61
	Produced by MTA Pakistan
22.20	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.128 ®
23.25	Le Francais C'est Facile: Lesson No.9

Wednesday 27th September 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Quran Pronunciation ®
01.00	Liqa Ma'al Arab: Rec.10.02.00 ®
02.00	Bengali Mulaqat: Rec.19.9.00 ®
03.00	Urdu Class: Lesson No.442 Rec: 11.12.98
04.20	Le Francais C'est Facile: Lesson No.9 ®
04.50	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.128 ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Quran Pronunciation ®
06.41	
07.05	Swahili Programme: Seerat-un-Nabi (saw)
	Host: Maulana Abdul Basit Shahid Sahib
08.05	Hamari Kaenat: No.61 ®
08.40	Liqa Ma'al Arab: Rec.10.02.00 ®
09.35	Urdu Class: Lesson No.442 Rec: 11.12.98 ®
10.55	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.35	Urdu Asbaaq Lesson No.17
13.05	Atfal Mulaqat: Rec.20.9.00
14.05	Bengali Service: Various Items
15.10	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.129
16.15	Urdu Asbaaq: Lesson No.17
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	Urdu Class: Lesson No.443 Rec: 12.12.98
19.30	Liqaa Ma'al Arab:
	Rec:17.02.00
20.55	*Atfal Mulaqat: Rec.20.09.00 ®*
21.55	Hobbies: Part 1
22.25	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.129 ®
23.30	Urdu Asbaq: Lesson No.17 ®

Thursday 28th September 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: Guldasta
01.05	Liqaa Ma'al Arab: Rec.17.02.00 ®
02.05	Atfal Mulaqat: 20.09.00 ®
03.10	Urdu Class: Lesson No.443 ®
04.25	Urdu Asbaq: Lesson No.17 ®
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.129 ®
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Corner: Guldasta ®
07.05	Sindhi Programme: F/S Rec.09.04.99
08.00	Hobbies : Part 1
08.40	Liqa Ma'al Arab: Rec.07.12.00
09.40	Urdu Class: Lesson No.443 ®
11.00	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Turkish: Lesson No.3 ®
13.05	Liqaa Ma'al Arab Rec: 21.09.00
14.05	Bengali Service: F/Sermon Rec: 03.06.96
	With Bangali Translation
15.10	Homeopathy Class: Lesson No.158
	With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.15	Children's Corner: Correct Pronunciation
	of the Holy Quran, Lesson No.15
16.35	Children's Corner: Program Waqf-e-Nau
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	Urdu Class: Lesson No.447 Rec: 22.01.99
19.35	Liqaa Ma'al Arab Rec: 21.09.00 ®
20.35	MTA Lifestyle: Al Maidah
	Presentation of MTA Pakistan
20.50	Tabarukaat: Speech by Ch. Mohammad
	Zaffarullah Khan Sahib. J/S 1970
21.45	Quiz History of Ahmadiyyat No.56
	Host: Abdul Sami Khan Sahib
22.20	Homeopathy Class: Rec.03.06.96 ®
23.30	Learning Turkish: Lesson No.3 ®

Friday 29th September 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: Quran Pronunciation ®
00.55	Liqaa Ma'al Arab: Rec.21.09.00 ®
01.55	Tabarukaat: Speech by Ch. Zafrullah Khan
	Sb. J/S 1970 ®
02.50	Urdu Class: Lesson No.447 ®
04.05	MTA Lifestyle: Al Maidah ®
04.20	Learning Turkish: Lesson No.3 ®
04.50	Homeopathy Class: Lesson No.158 ®
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45	Children's Corner: Quran Pronunciation ®
07.05	Quiz; History of Ahmadiyyat No.56 ®
07.45	Saraiky Programme: F/S Rec.10.12.99
	With Siraiky Translation
08.40	Liqa Ma'al Arab: Rec.21.09.00 ®
09.40	Urdu Class: Lesson No.447 ®
10.55	Indonesian Service: Tilawat, Dars Hadith
11.25	Bengali Service: Various items
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.55	Nazm, Darood Shareef
13.00	Friday Sermon: Live
14.00	Documentary: Forts of Sindh 'Kotdiji Fort'
14.25	Majlis-e-Irfan: With Hadhrat Khalifatul
	Masih IV *Rec.22.09.00*
15.30	Friday Sermon: Rec.29.09.00 ®
16.30	Children's Corner: Class No.29, Part 1
	Produced by MTA Canada
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	Urdu Class: Lesson No.448 Rec: 23.01.99
19.40	Liqa Ma'al Arab: Rec: 24.02.00
20.30	MTA Belgium:Various Programmes
21.30	Documentary: ' Kotdiji Fort '
21.55	Friday Sermon: Rec.29.09.00 ®
22.55	*Majlis-e-Irfan with Huzoor: Rec.22.09.00 ®*

Saturday 30th September 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: Class No.29, Part 1 ®
	Produced by MTA Canada
	Hosted by Naseem Mehdi Sahib
01.00	Liqa Ma'al Arab: Rec.24.02.00 ®
01.50	Friday Sermon: Rec.29.09.00 ®
02.55	Urdu Class: Lesson No.448 Rec.23.01.99®
04.20	Computers for Everyone: Part 67
04.55	*Majlis-e-Irfan with Huzoor: Rec 22.09.00,* ®
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Corner: Class No.29, Part 1 ®
	Produced by MTA Canada
07.05	MTA Mauritius: Children's Class No.18
08.0	Weekly Preview
08.15	Programmes from Qadian
08.40	Liqa Ma'al Arab: Rec.24.02.00 ®
09.35	Urdu Class: Lesson No.448 . Rec . 23.01.99
10.55	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Danish: Lesson No.46
13.10	*German Mulaqat: Rec.23.09.00*
	With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.10	Bengali Service: Various Items
15.15	Quiz: Khutabat-e-Imam
	F/S from the 22nd October 99
15.40	Weekly Preview
16.00	Children's Class: With Huzoor
	Recorded in London: Rec.30.09.00
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.10	Urdu Class: Lesson No.449
19.20	Liqa Ma'al Arab:Rec:02.03.00
20.15	Weekly Preview
20.30	Arabic Programme: Various Items
21.05	Entertainment Programme
	Presentation MTA Lahore ®
21.20	Children's Class: Rec.30.09.00
	With Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.20	Programmes from Qadian
22.45	Nazm
22.55	German Mulaqat: Rec.23.09.00

Sunday 1st October 2000

00.05	Tilawat, News
00.45	Quiz Khutabat-e-Iman
01.05	Liqa Ma'al Arab: Rec.02.03.00®
02.05	Canadian Horizons:
03.05	Urdu Class: Lesson No.449 Rec27.01.99 ®
04.30	Learning Danish: Lesson No.46 ®
05.00	Children's Class: With Hazoor ®
06.05	Tilawat, News, Preview
07.00	Quiz Khutbat-e-Imam
07.20	German Mulaqat: *23.9.00*®
08.*20*	*Chinese Programme:*
09.00	Liqa Ma'al Arab: Rec.02.03.00 ®
10.00	Urdu Class: Lesson No.449 ®
11.05	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.50	Learning Chinese: Lesson No.185
13.20	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat
	Rec.30.9.00
14.25	Bengali Service: Various Programmes
15.25	Friday Sermon: Rec.29.09.00
16.25	Children's Class: No.88 Final Part
17.05	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.20	Urdu Class: Lesson No.450
19.35	Liqa Ma'al Arab: Rec: 09.03.00
20.35	Interview: With Saqib Zairvi Sahib
21.25	Dars ul Quran: Lesson No.24 Rec: 18.02.96
23.00	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat
	Rec.30.09.00 ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249
Vol. 7 | Friday, September 22, 2000 | Issue No. 38

تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں

نومبایعین کا تین روزہ تربیتی جلسہ

(رپورٹ:مبارک محمود ۔نمائندہ الفضل انٹرنیشنل ۔ تنزانیہ)

الحمد للہ تنزانیہ میں نومبایعین کی تربیت کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ہدایات کی روشنی میں مختلف تربیتی پروگرام جاری ہیں ۔ اسی سلسلہ میں ۱۵واں تربیتی جلسہ صوبہ ارنگا(Iringa) میں کینگیمباسی(Kinenge Mbasi) کے مقام پر منعقد کیا گیا۔ اس علاقہ میں خدا کے فضل سے چند ماہ پہلے لاکھوں کی تعداد میں بیعتیں حاصل ہوئی تھیں اور حال ہی میں کینیگے مباسی کے گاؤں میں زیمبیا جانے والی شاہراہ پر ایک نئی مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر کیا گیا ہے۔

تیاریٔ جلسہ ووقار عمل:

جلسہ سے قبل نومبایعین نے دو ہفتے محنت کر کے وقار عمل کے ذریعہ مسجد سے ملحقہ گراؤنڈ کو صاف ستھرا کر کے جلسہ گاہ کے لئے تیار کیا۔ چونکہ یہ شدید سرد علاقہ ہے جہاں اکثر ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں اس لئے حاضرین کو ٹھنڈی ہواؤں سے بچانے کے لئے ہوا کے رخ پر سرکنڈوں کی دیوار تیار کی گی۔ بیوت الخلاء اور غسلخانے بھی بنائے گئے۔

مرکزی وفد کی آمد:

مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مشنری انچارج تنزانیہ کی قیادت میں ایک وفد جلسہ میں شرکت کے لئے پہنچا جس میں مکرم امیری عبیدی، نائب امیر ، حمیدی ابوا نیشنل سیکرٹری مال، مٹامیلا نائب نیشنل سیکرٹری تبلیغ، میجر ریٹائرڈ عبدالرحمٰن صدر تبلیغی منصوبہ دارالسلام ، معلم عبداللہ مباکا نیشنل سیکرٹری تبلیغ خدام الاحمدیہ اور امزے اُوسی نمائندہ انصار اللہ شامل تھے۔ گاؤں کے لوگوں نے اپنے مخصوص انداز میں پرجوش اور شاندار استقبال کیا۔ استقبال کرنے والوں میں دیہی گورنمنٹ کے تمام ارکان حاضر تھے۔

پہلا دن:

۲۳؍جون بروز جمعۃ المبارک کھیلوں کے لئے مخصوص تھا۔ نومبایعین کی دو ٹیموں کے درمیان فٹ بال کا ایک میچ بہت ہی دلچسپ رہا۔ یہ میچ دیکھنے کے لئے دور دور کے علاقوں سے بھی لوگ موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں پر اور پیدل تشریف لائے۔ بہت زیادہ لوگ ہونے کی وجہ سے کئی افراد درختوں پر چڑھ کر بھی میچ دیکھتے رہے۔ علاقے کے ماحول کے مطابق کثیر تعداد میں مستورات بھی جمع ہو کر مخصوص افریقی انداز میں گا گا کر اپنی ٹیموں کو داد دے رہی تھیں۔

چونکہ ٹیموں نے احمدیہ مسلم کلب کے نام کا یونیفارم پہن رکھا تھا اس لئے تمام شائقین کے لبوں پر احمدیہ مسلم کا ہی نام تھا۔ الحمد للہ ان میچوں کے نتیجے میں جماعت کا نام اور جلسے کی خبر دور دور سارے علاقے میں پھیل گئی۔

شبینہ اجلاس:

نماز مغرب و عشاء کے بعد نومبایعین کی تربیتی کلاس منعقد ہوئی جس میں بزرگان سلسلہ نے مختلف تربیتی باتوں مثلاً وضو کرنے کا طریق کے علاوہ نظام جماعت ، حقانیت احمدیت اور برکات خلافت سے بھی آگاہ کیا۔

۲۴؍جون پہلا اجلاس:

اس اجلاس کی صدارت مکرم امیری عبیدی صاحب نائب نیشنل امیر نے کی۔ اس اجلاس میں مکرم بکری عبید صاحب مبلغ سلسلہ نے سیرت آنحضرت ﷺ اور معلم رمضان شعبان نے نماز کی اہمیت کے موضوع پر تقاریر کیں ۔ اس اجلاس میں دیہی گورنمنٹ کے چیئرمین نے بھی شرکت کی اور جلسے کے لئے لوگوں کو اپنے گاؤں میں خوش آمدید کہا اور جماعت احمدیہ کی طرف سے اس جلسے کے انعقاد پر خوشی اور شکریہ کا اظہار کیا۔

اس اجلاس کے آخر پر ایک تبلیغی مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی جس میں مرکزی علماء نے تسلی بخش جوابات دئے۔

دوسرا اجلاس:

دوسرا اجلاس مکرم حمیدی ابوا صاحب نیشنل سیکرٹری مال کی صدارت میں ہوا جس میں مکرم عبداللہ مباگا نے ظہور امام مہدیؑ اور معلم آدم یوسف نے بدرسوم کے خلاف جہاد کے عنوانات پر تقاریر کیں۔

۲۵؍جون پہلا اجلاس:

اس اجلاس کی صدارت مکرم محمود احمد شاد صاحب صوبائی مبلغ نے کی۔ اس اجلاس میں برکات خلافت اور مالی قربانی کی اہمیت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں ۔ اس کے علاوہ ایک بہت ہی دلچسپ مجلس سوال وجواب بھی منعقد ہوئی۔

اختتامی اجلاس:

اس اجلاس کی صدارت مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مبلغ انچارج تنزانیہ نے کی اور اس اجلاس کے مہمان خصوصی پاسکو مہوگورے ، ڈسٹرکٹ کمشنر تھے ۔ سب سے پہلے مکر محمود احمد صاحب شاد مبلغ سلسلہ ، صوبائی انچارج نے سپاسنامہ پیش کیا۔ بعد ازاں ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب نے کہا کہ میں جماعت احمدیہ کو ایک لمبے عرصہ سے جانتا ہوں۔ یہ جماعت بہت ہی پرامن، ملنسار اور خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار خدمت خلق میں مصروف ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بظاہر یہ صوبائی جلسہ ہے مگر میرے نزدیک یہ ایک ملکی جلسہ ہے کیونکہ ملک کے مختلف حصوں سے نمائندگان بھی شریک ہیں اور اس سے قبل میرے ضلع میں ایسا کوئی جلسہ منعقد نہیں ہوا ۔ اس جلسہ کے انعقاد پر میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ ہر سال یہاں جلسہ منعقد کیا کرے۔

جناب ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب نے فرمایا کہ میں جماعت احمدیہ کا سواحیلی اخبار "Mapenzi ya Mungu" کا مطالعہ کرتا ہوں۔ جس میں گزشتہ سال ملک کے وزیر اعظم عزت مآب فیڈرک ٹی سومائے(Fredrick T.Sumaye) نے جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام کو جلسہ سالانہ انگلستان کے موقع پر جو خیر سگالی کا پیغام بھجوایا تھا چھپا ہے۔ جو گورنمنٹ تنزانیہ اور جماعت احمدیہ مسلمہ کے باہمی تعاون کا علمبردار ہے ۔ گورنمنٹ تنزانیہ جماعت احمدیہ کی صلح و آشتی کی پالیسیوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے ۔ اس وجہ سے جماعت احمدیہ کو ہمیشہ گورنمنٹ کا تعاون حاصل رہے گا۔

مکرم امیر صاحب نے مکرم ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب کو یقین دلایا کہ جماعت کی سو سالہ تاریخ گواہ ہے کہ اس جماعت نے کبھی دنگا فساد میں حصہ نہیں لیا۔ یہ جماعت پرامن جماعت ہے کیونکہ پوری دنیا میں ایک خلیفہ کے تابع ہے ۔ جس کی تعلیم وتربیت کے بیشمار ذرائع اختیار کئے جاتے ہیں جن کی وجہ سے اس جماعت کے افراد تسبیح کے دانوں کی طرح ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں اور وہ جماعت جو چند سال پہلے ایک چھوٹی سی جماعت تھی آج اس سے خدا کے فضل سے پچاس گنا بڑھ چکی ہے اور خدا کے فضل سے دن بدن اس ممبران کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

مکرم امیر صاحب نے کمشنر صاحب کو جماعتی کتب کا تحفہ بھی پیش کیا۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے حاضرین کو نصائح فرمائیں اور جلسہ کی انتظامیہ کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اس جلسے کی کامیابی کے لئے خاص طور پر مکرم محمود احمد صاحب شاد ، صوبائی مبلغ نے اپنی ٹیم کے ساتھ محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔

حاضری:

اس جلسہ میں خدا کے فضل سے حاضرین کی تعداد ۲۹۴۰ تھی۔ صوبے کے دور دور کے علاقوں سے لوگ سائیکلوں ، موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں پر تشریف لائے۔ اس کے علاوہ ایک سکھ دوست مکرم باوا سنگھ صاحب نے جماعتی تعلقات کی بنا پر اپنی گاڑی چار دن کے لئے وقف کی ۔ اس گاڑی کے ذریعہ سے مختلف علاقوں سے لوگوں کو جلسہ گاہ میں لانے کی بھی سہولت فراہم کی گئی۔

جلسہ سے قبل اس گاؤں کا غیر احمدی امام ہر روز بعد نماز لوگوں کو درس دیتا رہا کہ احمدیوں کے جلسہ میں ہرگز شریک نہ ہونا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ پہلے دن کے فٹ بال کے میچ میں وہ خود بھی حاضر ہوا۔ اس کو دیکھتے ہوئے دوسرے دن سب لوگ احمدیوں کے جلسہ میں حاضر تھے اور وہ خود اکیلا ہی اپنی مسجد میں باقی رہا۔

بیعتیں:

اختتامی اجلاس کے آخر پر ۱۷۰۰ افراد اسی وقت بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہوئے جن میں خاص طور پر قابل ذکر اس علاقے کے ایک چیف امام ہیں جن کی اپنی اولاد کے ۷۲ افراد بھی جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔

لنگر خانہ:

لنگر خانہ سے تینوں دن کے لئے سادے چاول، پاواگا(Pawaga) جماعت کے لوگوں نے جلسہ کی نیت سے کاشت کر کے مہیا کئے ۔ جبکہ کھانے کی پکوائی لجنہ نے خود ہی شوق اور جذبہ سے کی۔ علاقے میں پانی کی کمی کے باعث خدام اور لجنات نے دور دور کے ندی نالوں سے سروں پر پانی لا لا کر مہیا کیا۔

جلسہ کے بعد ہر چہرے پر بشاشت تھی۔ دل حمد و ثنا سے لبریز تھے ۔ تعریف اور حمدیہ کلمات زبانوں پر تھے۔ اللہ سے دعا ہے اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ایک سنگ میل بنادے اور بہترین نتائج مرتب ہوں۔ تنزانیہ جماعت کی ہر مساعی کی کامیابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔